بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ البقرہ ۲۵۸

جلد نمبر 2 شہادت۔ ہجرت 1402 ہش — اپریل۔ مئی 2023 ء — رمضان۔ ذی القعدہ 1444 ہجری شمارہ نمبر 4

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:

Al-Nur@ahmadiyya.us

Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے
کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُيِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ اَوۡ كُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰى ؕ بَلۡ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِيۡعًا ؕ اَفَلَمۡ يَاۡيۡـَٔسِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا تُصِيۡبُهُمۡ بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِيۡبًا مِّنۡ دَارِهِمۡ حَتّٰى يَاۡتِىَ وَعۡدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ۝

(سورۃ الرّعد:32)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس سے پہاڑ چلائے جاسکتے یا اس سے زمین پھاڑی جاسکتی یا اس کے ذریعہ مُردوں سے کلام کیا جاسکتا (تو بھی وہ شک کرتے)۔ حقیقت یہ ہے کہ فیصلہ تمام تر اللہ ہی کا ہوتا ہے۔ پس کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اس بات سے باخبر نہیں ہوئے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کے سب انسانوں کو ہدایت دے دیتا؟ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے انہیں ان کی کارگزاریوں کے سبب سے (دلوں کو) کھٹکھٹانے والی ایک آفت پہنچتی رہے گی یا وہ (تنبیہ) ان کے گھروں کے قریب نازل ہوگی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آپہنچے۔ یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ؕ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـًٔا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝

(سورۃ النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝

(سورۃ العنکبوت:70)

اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
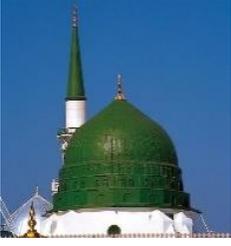
نبوت کے طریق پر خلافت

عَنْ حُذَيْفَةَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْ فَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الرقاق بَابُ فِی ذکر الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ الفَصل الثَّالث 5378)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے)۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 801، مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن، اشاعت 2019ء اسلام انٹر نیشنل پبلیکیشن یو کے)

مَا كَانَتْ نَبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَة

(کنزل العمال۔ حرف الفاء، کتاب الفضائل من قسم الافعال۔ الباب الثانی فی فضائل سائر الانبیاء۔ الفصل الاوّل فی بعض خصائص الانبیاء 32246)

(رسول اللہ ﷺ نے ایک بار فرمایا) ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 492 مرتبہ ملک سیف الرحمٰن، اشاعت 2019ء اسلام انٹر نیشنل پبلیکیشن یو کے)

فَقَالَ علی أَنِّيْ لَمْ أَرَ زَمَانًاخَيْرًا لِعَامِلٍ مِنْ زَمَانِكُمْ هَذَا، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ زَمَانًا مَعَ نَبِيٍّ۔

(مسند احمد بن حنبل مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ 13897)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے اس زمانہ سے بہتر زمانہ اچھے اثرات کے لحاظ سے مجھے نظر نہیں آتا البتہ اگر کوئی نبی آئے تو اس کے زمانہ کی برکات کی اور بات ہے۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 804 مرتبہ ملک سیف الرحمٰن، اشاعت 2019ء اسلام انٹر نیشنل پبلیکیشن یو کے)

اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي (خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس 40 دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ (رسالہ الوصیت صفحات 3 تا 5)“۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحات 304-305 مطبوعہ 2021ء انٹرنیشنل پبلیکیشن یوکے)

مُناجات اور تبلیغِ حق

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گردنوں پر اُن کی ہے سب عام لوگوں کا گُنَہ — جن کے وعظوں سے جہاں کے آگیا دِل میں غُبار

ایسے کچھ سوئے کہ پھر جاگے نہیں ہیں اب تلک — ایسے کچھ بھولے کہ پھر نسیاں ہؤا گردن کا ہار

نوعِ انساں میں بدی کا تخم بونا ظلم ہے — وہ بدی آتی ہے اُس پر جو ہو اُس کا کاشتکار

چھوڑ کر فُرقاں کو آثارِ مخالف پر جمے — سر پہ مسلم اور بُخاری کے دیا ناحق کا بار

جب کہ ہے امکانِ کِذب و کج روی اخبار میں — پھر حماقت ہے کہ رکھیں سب انہی پر اِنحصار

جب کہ ہم نے نورِ حق دیکھا ہے اپنی آنکھ سے — جب کہ خود وحیِٔ خدا نے دی خبر یہ بار بار

پھر یقیں کو چھوڑ کر ہم کیوں گمانوں پر چلیں — خود کہو رؤیت ہے بہتر یا نقولِ پُرغُبار

تفرقہ اسلام میں نقلوں کی کثرت سے ہؤا — جِس سے ظاہر ہے کہ راہِ نقل ہے بے اعتبار

نقل کی تھی اِک خطا کاری مسیحا کی حیات — جس سے دیں نصرانیت کا ہو گیا خدمت گزار

صد ہزاراں آفتیں نازل ہوئیں اسلام پر — ہو گئے شیطاں کے چیلے گردنِ دیں پر سوار

موتِ عیسیٰ کی شہادت دی خدا نے صاف صاف — پھر احادیثِ مخالف رکھتی ہیں کیا اعتبار

گر گماں صحت کا ہو پھر قابلِ تاویل ہیں — کیا حدیثوں کے لئے فرقاں پہ کر سکتے ہو وار

وہ خدا جس نے نشانوں سے مجھے تمغہ دیا — اب بھی وہ تائیدِ فُرقاں کر رہا ہے بار بار

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں — عُمرِ دنیا سے بھی اب ہے آ گیا ہفتم ہزار

(براہین احمدیہ حِصّہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 146۔ مطبوعہ 1908ء)

اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

03/مارچ2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے	قرآنِ کریم کی پیروی سے انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو جاتا ہے۔ جس گہرائی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں قرآن کریم کے مقام اور اہمیت سے آگاہی دی ہے وہی ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کا فہم و ادراک دیتی ہے۔ "اگرچہ میں دنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور ان کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف اسلام کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا" (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)۔ "میرے نزدیک مذہب وہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور زندہ اور تازہ قدرتوں کے نظارے سے خدا کو دکھلاوے ورنہ صرف دعویٰ صحت مذہب ہیچ اور بلا دلیل ہے" (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)۔ اگر ہم قرآن کریم کو مانتے ہیں اور پھر اصلاح نہیں ہوتی تو اس میں ہمارا قصور ہے کیونکہ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا کامل پیروی ضروری ہے۔ کامل پیروی اگر نہیں کریں گے تو کس طرح اصلاح ہو گی۔ اس پر عمل نہیں کریں گے تو کس طرح اصلاح ہو گی۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم کامل پیروی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔ حقیقت میں روح کی تسلی اور سیری کا سامان اور وہ بات جس سے روح کی حقیقی احتیاج پوری ہوتی ہے قرآن کریم ہی میں ہے۔ آج یہ ہم احمدیوں کا کام ہے کہ ہم اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے اس تعلیم کی خوبیوں کو اپنے قول و فعل سے کر کے دکھائیں، عمل کر کے دکھائیں۔ دنیا کو بتائیں کہ قرآن کریم ہی ہے جو ہر قسم کی بیماریوں کا علاج ہے اور اس کو بھیجنے والا وہ خدا ہے جس نے اسے بامقصد بنا کر دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات و تحریرات کی روشنی میں قرآن کریم کی خصوصیات، مقام اور اہمیت کا ذکر۔ مخالفانہ حالات کے پیش نظر بنگلہ دیش، پاکستان، برکینا فاسو اور الجزائر میں بسنے والے احمدیوں کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اُن کے شر سے بھی محفوظ رکھے اور ان کی پکڑ کے بھی سامان کرے۔ اب تو اِن کے لیے کوئی ہدایت کی دعا نہیں ہو سکتی۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا والی دعا ہی ہے جو ان کے لیے ہمارے منہ سے نکلتی ہے، دل سے نکلتی ہے۔ https://www.alislam.org/urdu/khutba/2023-03-03/
10/مارچ2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	یہ معجزہ صرف قرآن شریف ہی کا ہے کہ فصاحت و بلاغت بھی ہے، سچائی بھی ہے، حکمت کی باتیں بھی ہیں۔ جن باتوں پر عیسائی ناز کرتے ہیں وہ تمام سچائیاں مستقل طور پر اور نہایت ہی اکمل طور پر قرآن مجید میں موجود ہیں۔ "حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے" (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)۔ "قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عملی رنگ میں کر کے اور کرا کے دکھا دیا اور

	ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا تو اسلام سمجھ میں نہ آ سکتا لیکن اصل قرآن ہے"(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)۔ "یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے کہ اس میں سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہیں کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہیں جا سکتا لیکن اس کے باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت وبلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔"(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)۔ "اس وقت کوئی اَور مذہب ایسا نہیں ہے جس کا پیرو اور متبع یہ دعویٰ کر سکتا ہو کہ وہ پیشگوئیاں کر سکتا ہے یا اس سے خوارق کا ظہور ہوتا ہے اس لئے اس پہلو سے قرآن شریف کا معجزہ تمام کتابوں کے اعجاز سے بڑھا ہوا ہے۔" "یہ فخر قرآن شریف ہی کو ہے کہ جہاں وہ دوسرے مذاہب باطلہ کا رد کرتا ہے اور ان کی غلط تعلیموں کو کھولتا ہے وہاں اصلی اور حقیقی تعلیم بھی پیش کرتا ہے۔"(حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بڑا سادہ طریقہ ہے، جو احکامات کرنے کے ہیں، جو ظاہری احکام تمہیں نظر آ رہے ہیں ان پر عمل کرو، جن سے روکا گیا ہے ان سے رک جاؤ اسی سے خدا خوش ہو جائے گا۔ قرآن ایک آسان فہم کتاب ہے۔ جلسہ سالانہ بنگلہ دیش پر بلوائیوں کے حملے میں جامِ شہادت نوش کرنے والے مکرم زاہد حسین صاحب کے علاوہ مکرم کمال بدراح صاحب آف الجزائر، ڈاکٹر شمیم احمد ملک صاحبہ آف کینیڈا، مکرم فرہاد احمد امینی صاحب آف جرمنی اور مکرم چودھری جاوید احمد بسمل صاحب آف کینیڈا کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔ /https://www.alislam.org/urdu/khutba/2023-03-10
17/مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان۔ ☆… قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں افسوس ہے کہ لوگ جوش اور سرگرمی کے ساتھ قرآن شریف کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ☆… ہمیں قرآن شریف پر غور و تدبر کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے تا کہ ہم اپنی روحانی اور علمی حالت بھی بہتر کریں اور مخالفین کا ردّ بھی کر سکیں۔ ☆… ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ ☆… اگلے ہفتے شروع ہونے والے رمضان میں خاص طور پر ہمیں قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ☆… احباب جماعت کو پاکستان، برکینا فاسو اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔ /https://www.alfazl.com/2023/03/17/66290
24/مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔	☆… اللہ جلّ شانہٗ نے اس آخری گروہ کو منھم کے لفظ سے پکارا تا کہ یہ اشارہ کرے کہ معائنہ معجزات میں یہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہیں۔ ☆… جیسے یہ جماعت صحابہ سے مشابہ ہے ویسے ہی وہ شخص جو اس جماعت کا امام ہے وہ آنحضرت ﷺ سے مشابہت رکھتا ہے۔

☆...لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلے کو مٹا دیں ہر ایک مکر کام میں لائیں گے مگر خدا تعالیٰ اس سلسلے کی تائید ہمیشہ فرمائے گا۔ ☆...دنیائے احمدیت، پاکستان، برکینا فاسو اور بنگلہ دیش کے احمدیوں نیز دنیا کے تباہی سے بچنے کے لیے دعا کی تحریک۔ ☆...الفضل انٹرنیشنل کے روزنامہ ہونے پر اسے پڑھنے اور خریدنے کی تحریک نیز لکھنے والوں کے لیے دعائیہ کلمات۔ https://www.alfazl.com/2023/03/24/66667/	
☆...روزوں کا حقیقی فیض اُٹھانا ہے تو قرآن کریم پڑھنے اور سُننے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔ ☆...اگر ہم نے رمضان کا حقیقی فیض پانا ہے تو ہمیں قرآن کریم کی تلاوت اور اس پر غور کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے اور اس کا درس بھی سُننا چاہیے۔ ☆...ہر احمدی کو ہر شر سے بچانے اور ناقابل اصلاح لوگوں کو عبرت کا نشان بنانے کے لیے رمضان المبارک میں خاص دعاؤں کی تحریک۔ ☆...مولانا منور احمد خورشید صاحب مبلغ سلسلہ ،مکرم اقبال احمد منیر صاحب مربی سلسلہ پاکستان ، سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ قادیان کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2023/04/03/67279/	31/مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔
”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآنِ شریف خاتم الکتب اب کوئی اَور کلمہ یا کوئی اَور نماز نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔“(حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ”مذہب کا یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی فطرتی قوت کو بدل ڈالے۔ ہاں یہ اختیار ہے کہ اس کو محل پر استعمال کرنے کے لئے ہدایت کرے اور صرف ایک قوت مثلاً رحم یا عفو پر زور نہ ڈالے بلکہ تمام قوتوں کے استعمال کے لئے وصیت فرمائے۔“(حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ”تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔“ ”اگرچہ ہر یک الہام الٰہی یقین دلانے کے لئے ہی آیا تھا لیکن قرآن شریف نے اس اعلیٰ درجہ یقین کی بنیاد ڈالی کہ بس حد ہی کر دی۔“۔ رمضان میں جہاں خاص طور پر قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف توجہ دیں وہاں دعاؤں کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ پاکستان، برکینا فاسو اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔	7 اپریل 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے۔

1924ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے سفر یورپ کے دوران منکرینِ خلافت کو خطاب کرتے ہوئے ایک نظم کہی جس میں فرمایا:

میری غَیبت میں لگا لو جو لگانا ہو زور — تِیر بھی پھینکو کرو حملے بھی شمشیروں سے
پھیر لو جتنی جماعت ہے میری بیعت میں — باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث — ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہیں گے تم سے — یہ قضا وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے

جماعت احمدیہ کے تراجم و تفاسیر القرآن

حافظ محمد ظفر اللہ عاجز، مدیرِ اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل

علیمؔ صاحب کہتے ہیں ۔

ایک ساقی ہے کہ اُس کی آنکھ ہے میخانہ خیز
دم بہ دم اک تازہ دم الہام، پیمانے کا نام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر جمعہ تازہ دم راہنمائی پر مشتمل شیریں جام اپنے چاہنے والوں کے سامنے رکھتے ہیں تا کہ پیاسی روحیں علم و عرفان سے سیر اب ہو کر اپنی دنیا و آخرت سنوار سکیں۔ خطبہ جمعہ 31مارچ میں حضورِ انور نے ہمیں رمضان کی مناسبت سے قرآن کریم کو پڑھنے، سننے، سمجھنے، اس کی تفسیر پڑھنے، اس پر غور کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ ذیل میں جماعتِ احمدیہ کی جانب سے پیش کردہ ایسے تراجم و تفاسیر قرآن کریم کا ایک مختصر تعارف احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش ہے جو ہماری دسترس میں ہیں تا ہر فرد حسبِ استطاعت ان میں غوطہ زَن ہو کر اپنے علم و عمل میں بہتری لائے اور اطاعتِ امامِ وقت بجالا کر دوہرے ثواب کا مستحق ٹھہرے۔

تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
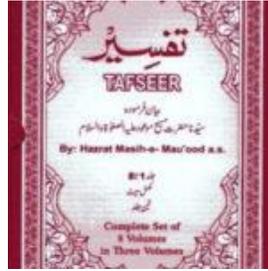
آٹھ جلدوں اور ساڑھے تین ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل یہ سیٹ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو، عربی و فارسی کتب و ملفوظات میں جابجا بیان فرمودہ قرآنی آیات کی تفاسیر کو یکجا کر کے ترتیب دیا گیاہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 7/مارچ 1980ء کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ ہر احمدی گھرانہ میں اس تفسیر کا ایک سیٹ ضرور موجود ہونا چاہیے۔

حقائق الفرقان
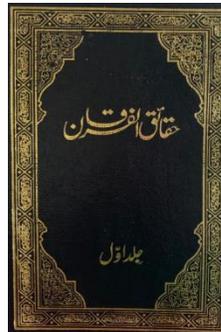
دو ہزار صفحات اور چار جلدوں پر مشتمل یہ مختصر مگر جامع تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دروس القرآن، خطابات اور تصانیف سے آیاتِ کریمہ کی تشریحات کو اکٹھا کر کے تیار کی گئی ہے۔

تفسیرِ کبیر
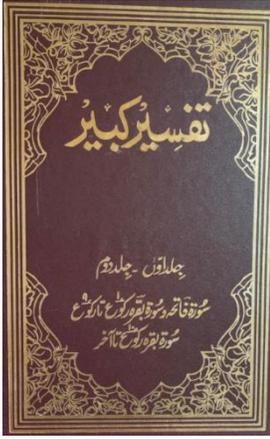
علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیے جانے والے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خدمتِ قرآن کا عظیم الشان شاہکار تفسیرِ کبیر کی صورت میں ہم سے چند کلک کی دوری پر موجود ہے۔ دس جلدوں اور چھ ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل یہ بے مثال تفسیر قرآن کریم کے معارف و نکات کا بیش بہا خزانہ ہے۔ آسان فہم اردو میں ایک تسلسل سے لکھی جانے والی یہ تصنیف دورِ حاضر میں قرآن کریم کی تعلیمات کے مؤثر ہونے کو روزِ روشن کی طرح ثابت کرتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی بابت فرمایا کہ ’اس تفسیر کا بہت سا مضمون میرے غور کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے‘۔

تفسیر صغیر
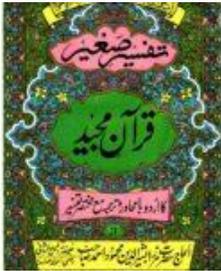
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے قلمِ مبارک سے حَیِّزِ تحریر میں لایا جانے والا بامحاورہ اردو ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹس جو پہلی مرتبہ 1957ء میں شائع ہوا اپنی مثال آپ ہے۔

انوار القرآن
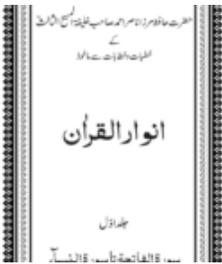
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ کے ارشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے خطبات و خطابات میں بیان فرمودہ تفسیری نکات کو اکٹھا کر کے اٹھارہ سو کے قریب صفحات (تین جلدوں) پر ترتیب دیا گیاہے۔

ترجمۃ القرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ
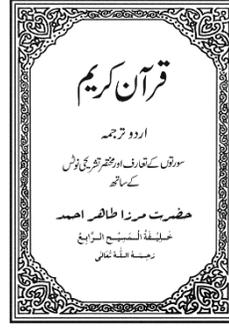
ایم ٹی اے کے اِجراء کے بعد خلیفۂ وقت کی تازہ ترجمۃ القرآن کلاس کا پوری دنیا میں نشر ہونا ایک نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہ تھا۔ مذکورہ بالا ترجمۃ القرآن سالہاسال تک جاری رہنے والی اس قرآن کلاس کے بعد منصۂ شہود پر آنے والا سلیس، رواں لیکن لفظی ترجمۃ القرآن ہے جس میں مختصر تفسیری نوٹس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی سورتوں کے تفصیلی تعارف شامل ہیں۔

ترجمۃ القرآن از حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ
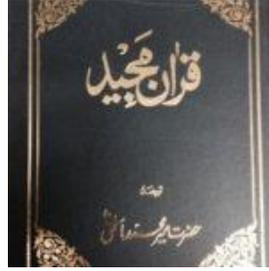
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی جانب سے کیے جانے والے اس مقبولِ عام ترجمے میں عربی اور اردو اسلوب، ترتیب، محاوروں اور دیگر باریکیوں کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، ہر عربی لفظ کے نیچے اردو ترجمہ درج ہونے سے قارئین کو مفہوم سمجھنے میں غیر معمولی سہولت ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ انگریزی زبان میں مطالعے کے شوقین احباب ترجمۃ القرآن انگریزی از حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، ایک جلد پر مشتمل شارٹ کمنٹری از حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ اور فائیو والیم کمنٹری نیز دیگر علماء و بزرگانِ سلسلہ کی کتب سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔

مزید بر آں ایم ٹی اے کی ویب سائیٹ، الاسلام ویب سائیٹ اور یوٹیوب پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دروس رمضان المبارک اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ترجمۃ القرآن کلاسز، دروس القرآن اور دروس رمضان بصورت ویڈیو موجود ہیں جنہیں احبابِ جماعت بسہولت سن اور دیکھ سکتے ہیں۔ نیز مذکورہ بالا تمام تفاسیر و تراجمِ قرآن جماعتِ احمدیہ کی مرکزی ویب سائیٹ www.alislam.org/quran سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام کے ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کو پڑھنے، سننے، سمجھنے، اس پر غور کرنے اور اس کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خلافت سے محبت

امۃ الباری ناصر

اطاعت بھی عبادت ہو گئی ہے
عقیدت بھی سعادت ہوگئی ہے

خدا کا فضل ہے میرا سہارا
ترقی میری قسمت ہو گئی ہے

ترے لہجے میں شیرینی غضب ہے
تمہیں سننے کی عادت ہو گئی ہے

زبانِ حال نے روداد کہہ دی
مجھے تھوڑی سہولت ہوگئی ہے

ہوائیں اپنے حق میں چل رہی ہیں
تمناؤں میں وسعت ہوگئی ہے

خلیفہ کی دعائیں مل رہی ہیں
خلافت سے محبت ہو گئی ہے

ہر اک منزل مری خاطر بنی ہے
مری رہبر خلافت ہو گئی ہے

مجھے پسپائی کا دھڑکا نہیں ہے
مری ضامن خلافت ہوگئی ہے

خلافت ہو سلامت تا قیامت
یہ ہم پر خاص رحمت ہو گئی ہے

خلافت کیا ہے؟

سیّدہ زاہدہ بیگم، ملواکی

لغت کی رُو سے خلافت کے معنی نیابت اور جانشینی کے ہیں۔ اور اصطلاحاً اس سے مراد نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں:

خلیفہ سے مراد نبی کا قائم مقام اور اُس کا جانشین ہوتا ہے۔

الخلیفة من یقوم مقام الذ اهب و یسم مسده---

(النہایۃ، جلد 1، صفحہ 315)

خلیفہ وہ ہوتا ہے جو کسی جانے والے کی جگہ پر کھڑا ہو اور اس کے جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کر دے۔

علامہ بیضاوی نے لفظ خلیفہ کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

الخلیفة من یخلف غیرہ و یتوبُ منابه---

(تفسیر بیضاوی، جلد 1، صفحہ 59)

' خلیفہ وہ ہے جو کسی دوسرے شخص کے بعد آئے اور اس کی قائم مقامی کرے۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:

"خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اُس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں"۔ **(ملفوظات جلد 4، صفحہ 383، آن لائن ایڈیشن 1984ء)**

خلیفہ خدا بناتا ہے

اب یہ بات توحل طلب ہے کہ خلافت کا انتخاب تو چند سر کردہ لوگ مل کر کرتے ہیں اس کو خدا کی طرف کیونکر منسوب کیا جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک انعام نبوّت اللہ تعالیٰ براہ راست نازل فرماتا ہے اور کسی برگزیدہ بندے کو اپنے الہام وکلام سے سرفراز کر کے اس کو مامور فرماتا ہے اور اس کو دنیا میں اپنی نبوّت کا اعلان کرنے کا حکم فرماتا ہے لیکن نبوت کے تابع جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علیٰ منہاج نبوۃ قرار دیا ہے جو خلافت قائم ہوتی ہے اُس میں اللہ تعالیٰ جماعتِ مومنین کے نمائندوں کو موقع عطا فرماتا ہے کہ وہ اپنے میں امامت اور خلافت کے عظیم فرائض کی بجاآوری کے اہل اور تقویٰ وطہارت کے لحاظ سے اولیٰ وافضل شخص کو منتخب کریں۔

مگر شرط یہ ہے کہ منتخب کرنے والے اس یقین پر قائم ہو کر کہ خدا ہمارے ذریعہ اپنی منشاء اور اپنی تقدیر کو ظاہر کرنا چاہتا ہے انتہائی تقویٰ اور دیانت داری اور دعاؤں کی وجہ سے رہنمائی فرماتا ہے کہ اُن کے انتخاب میں خدا کا انتخاب اور خدا کی منشاء اور خدا کی تقدیریں ظاہر کرتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اُس منتخب خلیفہ کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور جو حیرت انگیز کارنامے اور جو برکاتِ رسالت اُس کے وجود سے ظاہر ہوتی ہیں وہ ثابت کر دیتی ہیں کہ انتخاب کرنے والے نمائندوں کی انگلیاں خدا کی تقدیر کی طرف اشارہ کر رہی تھیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ سلام نے جماعت احمدیہ مسلمہ میں خلافت کے قیام کی بشارت دیتے ہوئے رسالہ الوصیت میں اس کے بارے میں کھول کر بیان فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری تمام ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت کا دن ہو گا اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی...!"

(درس القرآن صفحہ 71، بحوالہ خلافت احمدیہ، تقریر، مکرم جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد، صفحہ 35)

خلافتِ احمدیہ

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔(سورہ النور:56، اردو ترجمہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)

خلیفہء وقت کی اطاعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفہ ٔوقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفہ ٔوقت کی ہر بات کو ماننا یہ

اصل میں اطاعت ہے اور یہ نہیں کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا؟ یا کیا نہیں تھا؟اس کے پیچھے کیا روح تھی؟ جو سمجھ آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا"۔

(خطبہ جمعہ 9 جون 2006 از خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 288)

خلیفہ دل ہمارا ہے خلافت زندگانی ہے
خلافت فصل گل بھی ہے بہارِ جاودانی ہے

دلی وابستگی اور اطاعت

"خلافت کے تعلق میں مومنوں کی سب سے اہم اور بنیادی ذمہ داری نظام خلافت سے دلی وابستگی اور خلیفۂ وقت کی غیر مشروط مکمل اطاعت ہے۔جب یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جس کو خلیفہ بنایا جاتا ہے وہ خدا کا نمائندہ اور سب سے محبوب شخص ہوتا ہے تو پھر اُن کا لازمی تقاضا ہے کہ ایسے بابرکت وجود سے دل و جان سے محبت کی جائے اور اپنے آپ کو کلیتاً اُس کی راہ میں فدا کر دیا جائے۔ یہ مضمون سورہ النور کی آیتِ استخلاف کے مطالعہ سے خوب روشن ہو جاتا ہے۔ خلافت کے مضمون سے پہلے اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کا حکم دیا اور خلافت کے ذکر کے معاً بعد پھر اطاعت رسول کا ذکر موجود ہے۔یہ کوئی اتفاقی بات نہیں بلکہ اس میں عظیم نکتہ مخفی ہے کہ خلیفہ کی اطاعت دراصل رسول کی ہی اطاعت ہے اور رسول کی اطاعت کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ اس کے خلیفہ کی اطاعت بھی اُسی وفا اور جانفشانی سے کی جائے جس طرح رسول کی اطاعت کا حق ہے۔"

/https://www.alfazl.com/2021/12/25/33102

خلیفہ سے دلی وابستگی ضروری ہے

"خلیفۂ وقت سے دلی وابستگی کی اہمیت اور فرضیت کے ذکر میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تاکیدی حدیث بھی ہمیشہ مد نظر رہنی چاہئے۔آپؐ نے فرمایا:

فَاِنْ رَاَیْتَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ فِي الْأَرْضِ فَالْزِ مْهُ وَاِنْ نُھِکَ جِسْمُکَ وَاُخِذَ مَالُکَ۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث 22333)

'اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگر چہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔'

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلافت ہی در حقیقت دنیا میں سب سے بڑا اور قیمتی خزانہ ہے۔جان اور مال سے بڑھ کر قیمتی دولت ہے پس جب یہ دولت کسی جماعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو تو اس سے چمٹ جانا اور ہر حالت میں چمٹے رہنا ہی زندگی اور بقا کی ضمانت ہے۔

نظام خلافت سے وابستگی کی اہمیت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنادیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھوگے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی اور اس سے جس قدر دور رہوگے اُسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی۔جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔اسی طرح وہی شخص سلسلے کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اِتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل قادیان 20/نومبر 1946ء صفحہ 7)

"ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ماننے والوں کو اپنے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں قرار دے کر دراصل ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ دیکھو میرے ساتھ اور میرے بعد میرے خلفاء کے ساتھ اگر تم نے تعلق پختہ رکھا اور اطاعت کا حق ادا کیا تو تب ہی تم سرسبز اور شاداب رہ سکو گے وگرنہ جو تعلق منقطع کرے گا وہ درخت کے زرد پتوں کا انجام دیکھ لے اور عبرت پکڑے۔"

(نظام خلافت، برکات اور ہماری ذمہ داریاں، صفحات 101-102)

"اطاعت خلافت کا ایک اہم زینہ عاجزی اور خاکساری کا لبادہ پہن کر آپ کو ایک ذرۂ ناچیز کے طور پر خلیفۂ وقت کے قدموں میں پیش کر دیتا ہے جس احمدی پر منصبِ خلافت کی عظمت پوری طرح واضح ہو جو خلیفۂ وقت کو رسولِ متبوع کا جانشین یقین کرتا ہو اس کے لیے یہ مرحلہ ہر گز مشکل نہیں بلکہ یہی تو ایک سچے احمدی کی نشانی ہے کہ وہ اپنی انانیت کے لبادہ کو تار تار کر کے، اپنے وجود کو کلیتاً فراموش کرتے ہوئے، خلیفۂ وقت کے ہر اشارے پر اس کو قربان کر دیتا ہے۔"

(نظامِ خلافت، برکات اور ہماری ذمہ داریاں، صفحات 88-89)

جماعت احمدیہ خلافت کے بابرکت نظام کے ذریعے ایک ہاتھ پر جمع ہے۔ خلافت کی بہت سی برکتیں جماعت احمدیہ کو حاصل ہیں اسی طرح جماعت احمدیہ خلیفۂ وقت کی اطاعت اور فرمانبرادری کرنا اپنا اوّلین فرض سمجھتی ہے۔اور اُسی اطاعت کی وجہ سے وہ متفق اور متحد ہو کر اسلام کی ترقی کے لیے قربانیاں کرتی ہے۔مگر مسلمانوں کا کوئی ایسا امام نہیں جس کی اطاعت کرنا سب ضروری سمجھیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپس میں ان کے بہت سے جھگڑے اور اختلافات ہیں اور وہ متحد ہو کر اسلام کی ترقی کے لیے کوشش نہیں کر سکتے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔خلیفہ وقت کی کہی ہوئی ہر بات پر لبیک کہنے کی توفیق عطا کرے۔خلافت احمدیہ زندہ باد۔

نوٹ: 2020ء کے مقابلۂ مضمون نویسی میں دوم درجہ حاصل کرنے والا مضمون، بارک اللہ۔

تونے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا

امۃ الباری ناصر

خلافت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک نعمت عظمیٰ ہے جس سے وابستگی میں ہم خلفائے کرام کی دعاؤں کی قبولیت اور شفقتوں کی بارش کی طرح برستے مختلف النوع نظارے دیکھتے ہیں۔ چند یادگار واقعات لکھنے سے پہلے خاکسار اپنے والدین کے لئے اظہار ممنونیت کرتی ہے جنہوں نے ہمارے خون میں خلافت کی محبت شامل کر دی۔ میرے اباجان بستر مرگ پر تھے جب کاغذ قلم منگوا کر بچوں کے نام ایک مختصر تحریر لکھی جس میں خلافت سے وابستہ رہنے کی تاکید تھی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں میرا یہ پیغام بعد سلام پہنچادے کہ الحمدللہ ہم صدقِ دل سے اس درخت وجود کی شاخوں سے لپٹے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نسلوں میں یہ محبت قائم رکھے اور بڑھاتا چلا جائے آمین۔

بچوں کو وصیت ہے میری پیوستہ خلافت سے رہنا
جو رشتہ شجر سے رکھتے ہیں وہ پھلتے، پھولتے، پھلتے ہیں

ہر قدم پر دعا کے سلسلے ہر سانس قبولیت دعا کی گواہ

قریباً پچاس سال عمر تھی جب گھر داری کی ساری مصروفیات کے ساتھ صد سالہ جشن تشکر کی خوشی میں سَو کتب چھاپنے کا کام سونپا گیا۔ اس ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے اللہ تبارک تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی رہنمائی اور دعائیں میسر آئیں اس طرح تصنیف واشاعت کے کام میں لاعلمی، نااہلی، ناتجربہ کاری اور مشکل حالات کے باوجود کامیابی کی راہیں کھلتی گئیں۔ اس کام میں کئی امتحان بھی آئے جن میں سے ایک کا ذکر کروں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر 2005ء میں فارسی درثمین پر کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے تحریر فرمایا تھا:

'آپ نے کلامِ طاہر، درثمین، کلام محمود کا کام بہت خوبصورتی سے کیا ہے اب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی فارسی درثمین بھی اعراب اور فرہنگ کے ساتھ تیار کریں'

ہم خود کو اس کام کے اہل نہیں سمجھتے تھے۔ مگر خلیفہء وقت نے کام دیا تو اللہ تعالیٰ نے سلطان نصیر عنایت فرمادئے ؎

خدا خود می شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

ارشاد ملتے ہی ٹیم بنا کر کام شروع کر دیا۔ قدم قدم پر حضور انور کو دعا کی درخواست کرتی اور کام کی رپورٹ دیتی آپ کی طرف سے ازراہ شفقت دعاؤں کا زادِ راہ موصول ہوتا رہا۔ دس اکتوبر دوہزار سات کے مکتوب میں تحریر فرمایا:

' آپ کا خط ملا جس میں آپ نے 'درثمین فارسی' پر ہونے والے کام کی رپورٹ دی ہے۔ جزاکم اللہ خیرا اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مدد فرماتا رہے اور آپ کی زیرِ نگرانی خوبصورت اور دیدہ زیب نسخہ سامنے آئے اور یہ درثمین ہر پڑھنے والے کے قلب و روح میں ایک نیا ایمان اور نیا جذبہ پیدا کرنے کا موجب بنے۔ اور احمدی اس کی برکتیں سمیٹنے والے ہوں۔ اللھم آمین۔ اللہ ہمیشہ ساتھ ہو اور سب مدد کرنے والوں کو جزائے خیر دے اور آپ سب کو رمضان کی برکات سے حصہ دے۔ آمین۔ فی امان اللہ '

چھ جون دوہزار آٹھ کو دعاؤں سے معطر مکتوب ملا:

'آپ کا خط ملا جزاک اللہ۔ اللہ توفیق دے اور مدد فرماتا رہے اور ''درثمین فارسی'' کی طباعت اور اشاعت کا کام خوش اسلوبی سے مکمل ہو۔ آمین۔

اللہ کرے آپ لوگ ان ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں سرانجام دیتے رہیں اور ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور حفاظت اور رحمت آپ کے شاملِ حال رہے اور کام کرنے والوں اور خدمت کرنے والیوں پر خدائے رحمٰن ہمیشہ رجوع برحمت ہو آمین دعاؤں پر زور دیں۔

اللہ ساتھ ہو اور ''سلطان القلم'' کے فیضان سے آپ کا قلم برکت پذیر رہے آمین۔ فی امان اللہ

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

ہماری ٹیم نے جوش و جذبہ سے کام کیا حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب سے نظمیں لیں ان میں جو سہوِ کتابت کی غلطیاں تھیں ان کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر اصلاح کی۔ کتاب کا طرزِ تحریر بعینہٖ حضرت اقدس علیہ

السلام کے زمانے کا رکھا۔ الفاظ کو مناسب فاصلہ رکھ کر لکھوایا تا کہ پڑھنے میں سہولت ہو۔ ابتدا میں سارے الہامی اشعار ترتیب نزول سے یکجا کئے ۔کتاب میں شامل نظموں کو روحانی خزائن کی ترتیب سے لکھوایا۔ آخر میں متفرق اشعار ۔ قطعات۔ رباعیات یکجا کرکے ترتیب سے ابواب بنائے ۔ ہر حصے میں اضافے بھی ہوئے ہیں۔ ساری کتاب میں ہر مصرع کے نیچے ٹرانسلٹریشن لکھوائی۔ فرہنگ (گلو سری) میں اہم الفاظ کا تلفظ۔ اردو اور انگریزی معانی دئے فارسی کے وہ اشعار جو دوسرے شعرا کے حضرت اقدسؑ نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں ان کی بھی ایک فہرست مع حوالہ جات بنائی۔ مکرم ہادی علی صاحب کے تیار کردہ ٹائٹل اور طغروں نے کتاب کے حسن میں اضافہ کیا۔ جولائی 2009ء میں ہم نے کام مکمل کرکے منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں بھیج دیا۔ اپنی دانست میں کام مکمل کیا تھا مگر پیارے حضور کو ترجمے کی نظر ثانی کی ضرورت محسوس ہوئی آپ نے ایک ایک شعر کے ترجمے پر نظر ثانی فرما کر ترجمہ بھجوایا جسے مسودے میں شامل کیا یہ وقت طلب کام تھا جو بفضل اللہ حسن و خوبی سے مکمل ہوا۔ سارے ردّوبدل کے بعد 2013ء میں پرنٹنگ کے لئے تیار ڈی وی ڈی اور مسودہ حضور انور کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے ملاحظہ فرما کر اشاعت کی منظوری عنایت فرمائی۔

مگر اس وقت تک کراچی کے حالات پرنٹنگ کے لئے موزوں نہ رہے تھے ۔ حضور انور کی اجازت سے سب کچھ تیار مواد کتاب کی ڈمی اور ڈی وی ڈی لندن بھجوادی کہ وہاں چھپوالی جائے اس درخواست کے ساتھ کہ ہماری تنظیم کو پرنٹنگ کا خرچ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔

یہاں ایک بہت بڑا امتحان پیش آیا۔

ہم انتظار کر رہے تھے کہ کتاب چھپ رہی ہوگی جلسہ سالانہ پر سٹیج پر نئی چھپنے والی کتابوں میں فارسی درثمین سجی ہوئی نظر آئے گی۔ اسی امید میں تین سال گزر گئے تو بے چین ہو کر 2016ء میں میرے استفسار کرنے پر علم ہوا کہ وہ پرنٹ ریڈی کتاب تو کہیں بھی نہیں ہے۔ سب جگہ جہاں جہاں ممکن ہو سکتا پوچھ لیا۔ کتاب کہیں سے نہ ملی۔ نہ ڈمی نہ ڈی وی ڈی کہیں کچھ نہیں تھا۔ اتنی دردناک خبر نے ہمارے ہوش اُڑا دئے ہم بہت کرب سے گزرے کئی سال کی ان تھک محنت یوں غارت ہو جائے تو صدمہ تو ہوتا ہے ۔ اب سوال یہ تھا کہ کیا ہمیں نئے سرے سے سارا کام کرنا ہوگا میں کراچی سے امریکہ شفٹ ہو چکی تھی ۔ وہ سیٹ اپ دوبارہ میسر آنا ممکن نہیں تھا۔ پریشان ہو کر حضور انور کو صورت حال بتا کر دعا کی درخواست کی ۔ آپ نے پیار بھرے الفاظ میں تسلی دی جس سے حوصلہ ہوا۔ اللہ پاک سلامت رکھے خلافت کو اور خلیفہ کو ہمارے سارے زخموں کی مرہم بن جاتے ہیں۔ اللہ پاک نے مدد فرمائی نیست سے ہست کے سامان ہونے لگے بظاہر غیر ممکن کام ممکن نظر آنے لگا۔ ہمارے کمپیوٹرز میں سے مواد ملتا گیا جسے بڑی محنت سے دوبارہ یکجا کرکے اشاعت کے لئے لندن بھیجا۔ 2017ء میں خوب صورت کتاب چھپ کر جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر نئی چھپنے والی کتابوں کے ساتھ سٹیج پر جلوہ گر ہوئی۔ الحمدللہ۔

خوب صورت کتاب پیارے حضور کی خدمت میں پیش کی ۔ آپ کا مکتوب ملا تو طویل عرق ریزی اور صبر آزما امتحان سب بھول گئے بس حمد و ثنا یاد رہی۔ 28 اکتوبر 2017ء کا حاصل حیات مکتوب ملاحظہ فرمائیے:

’درثمین فارسی پر لجنہ کراچی نے ماشاء اللہ بڑی محنت کی ہے اور اس کا بڑا اچھا ترجمہ کیا ہے نظارت اشاعت نے بھی دیکھ لیا ہے اللہ تعالیٰ لجنہ کراچی کو توفیق دے کہ آئندہ بھی جماعت کی علمی میدان میں ترقی کرتی رہیں اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ہمیشہ جماعت کو ملتا رہے اللہ آپ کی نیک مساعی کو قبول فرمائے۔ ان میں برکتیں ڈالے اور سب خدمت کرنے والوں کو اس کی دائمی جزا عطا فرمائے آمین۔

والسلام خاکسار مرزا مسرور احمد‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت کا ایک دلکش واقعہ

محترمہ حور جہاں بشریٰ صاحبہ لجنہ کراچی کی سرگرم خادمہ تھی کئی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی ۔ آخری دنوں میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد تھی سیرت نبویؐ پر عشق رسول اللہ ﷺ میں ڈوبی ہوئی تقاریر کرنے اور کتب لکھنے میں کمال رکھتی تھی۔ مختصر علالت کے بعد 20 جولائی 1993ء کو وفات پاگئی۔ خاکسار کے ساتھ قریبی تعلق تھا بہت صدمہ ہوا۔ اس کی یاد میں مصباح کا ایک خاص نمبر تیار کیا جس میں خاکسار نے اس کے بارے میں ایک مضمون لکھا تھا جو الفضل ربوہ نے اپنی 26 ستمبر 1993ء کی اشاعت میں بھی شائع کیا۔ اس مضمون میں ایک واقعہ لکھا تھا کہ بشریٰ نے ایک بے ماں کی بچی کا جہیز چھوٹی سے چھوٹی چیزوں کا خیال رکھ کر بڑی لگن سے بنایا تھا۔ اُن دنوں اشاعت کا بہت کام تھا۔ میں نے اُسے کہا یہ کیا گوٹے کناری ٹکانے کے چکر میں پڑ گئی ہو سارا وقت ادھر لگا رہی ہو ہمارے اشاعت کے بہت کام ہیں۔

بشریٰ نے انتہائی ٹھہراؤ سے جواب دیا تھا۔

’اس بچی کی ماں نہیں ہے مجھے خیال آیا کہ پتہ نہیں اپنی بچی طوبیٰ کی شادی کے وقت میں ہوں گی یا نہیں، اس کا کوئی اور جہیز بنائے گا۔‘

”اچھا اچھا بس کرو“ سے بات ختم ہوگئی لیکن اس بات کے چند ہفتوں بعد بشریٰ اپنی ساڑھے نو سال کی بچی طوبیٰ کو چھوڑ کر اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہوگئی تو مجھے یہ بات بہت یاد آئی۔ میں نے مضمون میں بھی لکھ دی مضمون بہت لوگوں نے

پڑھا ہو گا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 'جو ہر ایک کے غم کو اپنے دل میں جگہ دے دیتے تھے' یہ مضمون پڑھ کر بہت اثر لیا اور خاکسار کو لکھا:

"عزیزہ حوری کے متعلق آپ کا جو مضمون 26 ستمبر کے 'الفضل' میں شائع ہؤا وہ یادِ رفتگاں کے باب میں ایک قیمتی مضمون ہے۔ یوں لگتا ہے دل کے احساسات از خود فقروں میں ڈھلتے چلے گئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

اس مضمون میں آپ نے عزیزہ حوری کی بیٹی طوبیٰ کی شادی کے متعلق جس خواہش کا اظہار کیا ہے اللہ اُسے ان کی توقعات سے بڑھ کر زیادہ عمدگی کے ساتھ پورا فرمائے۔ جب اس کی شادی ہونے والی ہو تو مجھے بھی بتا دیں تا کہ میں بھی اس کی خوشیوں میں شامل ہو سکوں۔ اللہ اپنے فضل سے اسے ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ باقی مضمون بہت عمدہ ہے۔ اللہ جزا دے۔"

(مکتوب محررہ 93-11-16)

1993ء کی یہ بات 2005ء میں 'جب عزیزہ طوبیٰ کی شادی کی خبر ملی' مجھے بہت یاد آئی۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے میرے دل میں یہ خواہش پیدا کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو طوبیٰ کے لئے دعا کے لئے لکھ دوں۔ خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خط کے حوالہ سے ان کی خواہش کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ چند دن بعد حضور انور کا سپین سے پیغام ملا کہ وہ عزیزہ طوبیٰ کے لئے شادی کا تحفہ بھجوا رہے ہیں جو میں خود جا کر اسے حضور انور کی طرف سے پیش کروں۔ یہ تحفہ ایک خطیر رقم تھی جو آپ نے اپنی طرف سے بھیجی تھی میں نے اس کے گھر جا کر حضورانور کی طرف سے خوش نصیب بچی کو پیش کی۔ بچی کی خوشی دیدنی تھی۔ اس موقع پر بشریٰ داؤد کے اس جذبۂ صادق کی بہت یاد آئی جو وہ نیک جذبے سے ایک بے ماں کی بچی کا جہیز بنا رہی تھی اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مخلصانہ شفقت کی قدر آئی جسے مولا کریم نے اس طرح نوازا کہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں اُن کے احساس کو منتقل کیا اور آپ نے فراخ دلی سے جانے والے خلیفہ کے دل کی خواہش پوری کی۔ یہ بھی عرض کر دوں کہ میں نے خط کا صرف ذکر کیا تھا۔ اصل تحریر نہیں بھیجی تھی پھر بھی آپ نے اُن کے نیک جذبے کی قدر فرمائی جس سے میں بہت متاثر ہوئی اور خوشی بھی بہت ہوئی کہ دونوں جانے والوں کی رُوحوں کو سکون نصیب ہؤا ہو گا۔ اللہ پاک غریق رحمت فرمائے۔

ایک مشکل کا حل حضور انور کی دعا سے

ناصر صاحب ریٹائرڈ ہوئے تو ہم سرکاری رہائش گاہ چھوڑ کر کراچی کے ایک متوسط علاقے میں اپنے تعمیر کرائے ہوئے مکان میں منتقل ہو گئے گھر کے سامنے والے پلاٹ کی صرف چار دیواری بنی ہوئی تھی باقی خالی تھا لوگوں نے اس کی دیوار کے ساتھ کچرا پھینکنا شروع کر دیا محلے بھر کے کچرے کے ڈھیر کے پھیلاؤ اور بلندی میں روز روز اضافہ ہوتا گیا گندگی ہمارے گیٹ کو چھونے لگی بیماریاں پھیلنے کا ڈر تھا اور بدبو تو گیٹ سے نہیں رُکتی۔ بار بار شکایت کے باوجود اس کی صفائی کا کوئی انتظام نہ ہؤا۔ منتظم لوگ فون ہی نہ اٹھاتے اور اگر اٹھاتے تو صفائی کروانے کا وعدہ کر لیتے جو کبھی پورا نہ ہوتا۔ ناصر صاحب نے بڑے افسروں سے بھی بات کی مگر سفارش بھی نہ چلی اس روز افزوں پریشانی کا کوئی حل نہ ملا۔ گھر چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتے تھے کوئی مہمان آتے تو بڑی شرمندگی ہوتی۔ خاکسار کو خیال آیا کہ ہم ہر پریشانی میں پیارے حضور کو خط لکھتے ہیں اس تکلیف سے نجات کے لئے بھی درخواست کرتے ہیں۔ مگر خود ہی جھجک گئی کہ اب کچرے اٹھوانے کے لئے بھی حضور کو زحمت دیں۔ خود ہی دعا کرتے رہے۔ جب نجات کی کوئی صورت نہ بنی تو میں نے بیچارگی میں ایک خط میں لکھ ہی دیا۔ مانگنا تو اللہ پاک سے ہے اور اُسے ہماری تکلیف کا پتا ہے میں نے لکھا کہ:

'حضور ہمارے گھر کے ماحول میں ایک انتہائی تکلیف دہ صورت حال ہے براہ کرم دعا کریں کہ اس سے چھٹکارے کے غیب سے سامان ہوں'

پیارے حضور کے جواب میں 'اللہ تعالیٰ آپ کی ہر مشکل آسان فرمائے خیر و برکت کے سامان کرے نیک خواہشات پوری فرمائے' پڑھ کر اتنی تقویت ملی جیسے فرشتے غیب سے مدد کو آ رہے ہوں۔ اب دیکھئے غیب سے کیا سامان ہوئے ایک چھوٹی سفید گاڑی میں ایک صاحب آئے ان کے ساتھ ایک بڑا ٹرک بھی تھا خود سارا دن کھڑے مزدوروں سے کام کروا کے سالوں کے اکٹھا ہونے والے کچرے کے پہاڑ سے اپنی نگرانی میں ٹرک بھروا بھروا کر اٹھواتے رہے کئی ٹرک بھرے گلی صاف ہو گئی وہ اجنبی محکمہ صفائی کے نہیں تھے کیونکہ وہ پرائیویٹ ٹرک لائے تھے گلی کے بھی نہیں تھے ناصر صاحب پہچانتے نہیں تھے۔ ساری گلی والے حیرت زدہ تھے۔ یہ کون ہیں جو صفائی کروا رہے ہیں۔ دل میں خوش تھے کیونکہ تکلیف سب کو تھی۔ اور ہمارا تو بالکل سامنا تھا۔ ہم شکر کر رہے تھے کہ مولا کریم نے سن لی۔ ناممکن کو ممکن بنا دیا صفائی ہو گئی۔ یہ تو طے ہے کہ وہ شکر کرنے پر بڑھا کے دیتا ہے اب یہ دیکھئے کہ بڑھا کے کیسے دیا کچھ دن بعد وہی صاحب مالی کو لے کر آئے دیوار کے ساتھ ساتھ کھدائی کروا کے لائن سے درخت لگوائے۔ چند دن پہلے جو منظر بے حد مکروہ تھا اب خوشگوار ہو گیا سارا مسئلہ بہت خوب صورتی سے حل ہو گیا۔ اللہ پاک اس محسن کو جزائے خیر دے۔ وہ درخت اب بہت بڑے ہو گئے ہیں گوگل ارتھ سے اپنا کراچی والا مکان دیکھیں تو نمایاں نظر آتے ہیں۔

یہ مسئلہ صرف پیارے حضور کی دعا سے حل ہؤا اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے یہ شفقت و محبت کے سلسلے ہماری دلجمعی اور ازدیاد ایمان کا موجب بنتے ہیں دل سے دعا نکلتی ہے ؎

خدا ہو مہرباں تم پر کہ میرے مہرباں تم ہو

خطبہ عید الفطر سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 اپریل 2023ء

امیر المومنین سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مورخہ یکم شوال 1444ھ بمطابق 22/اپریل 2023ء بروز ہفتہ مسجد مبارک اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں نمازِ عید پڑھائی اور معرکہ آرا خطبۂ عید الفطر ارشاد فرمایا۔ یاد رہے کہ اس مرتبہ اسلام آباد میں نماز عید پڑھنے کے لیے اجازتِ عام تھی اسی لیے برطانیہ بھر کے مختلف شہروں نیز بعض دیگر ممالک سے بھی احمدی احباب اپنے پیارے امام کی اقتدا میں نمازِ عید ادا کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ اسی طرح محکمہ موسمیات کی جانب سے کی جانے والی پیشگوئی کے مطابق آج عید کے وقت بارش ہونا تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور اسلام آباد میں موسم خوشگوار رہا۔

آج یومِ عید کی خوشیاں اس طرح بھی دوبالا ہوئیں کیونکہ آج ہی کے دن ٹھیک بیس سال قبل یعنی 22 اپریل 2003ء کو الٰہی نوشتوں کے موافق اللہ تعالیٰ نے مومنین کے خوف کو امن میں بدلا اور جماعتِ احمدیہ مسلمہ ایک پُر از فتوحات اور بابرکت دورِ خلافتِ خامسہ میں داخل ہوئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ ہمارے پیارے امام کی عمر اور صحت اور فیض میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ گیارہ بج کر ایک منٹ پر مسجد مبارک میں تشریف لائے اور نماز عید کی امامت کروائی۔ حضورِ انور نے سنت نبی ﷺ کی پیروی میں پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمائی۔ گیارہ بج کر 14 منٹ پر حضور انور منبر پر رونق افروز ہوئے اور ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کا تحفہ عنایت فرما کر خطبہ عید کا آغاز فرمایا۔

خلاصہ خطبہ عید: تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ النساء کی آیت 37 کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق دی۔ بہت سے ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہتر رنگ میں عبادت کی توفیق دی ہوگی اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے افضال کے نظّارے دیکھے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم میں سے بہتوں کو ان تیس دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ کرے کہ جب آج کے دن ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر عید منا رہے ہیں تو سال کے باقی دنوں میں بھی اپنی اس حالت اور عبادات کے ان معیاروں کو قائم رکھنے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جس کی تعلیم سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہمیں دی ہے اور جس کا ذکر مَیں نے کل کے خطبے میں بھی کیا تھا۔

اس کے ساتھ ہی ہمیں حقوق العباد کے اُن معیاروں کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جن کی طرف قرآن کریم نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ نمازوں اور عبادات کے متعلق کل مَیں نے کافی تفصیل سے بتایا تھا، آج اللہ تعالیٰ کے دوسرے حکم یعنی حقوق العباد کے متعلق بعض باتیں کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے عبادت کے متعلق ایک بات بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ عید کی رات سے تعلق رکھتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا تو اس کا دل ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا جائے گا اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب دنیا کے سارے دل مر جائیں گے۔

حقوق العباد کی ادائیگی کے متعلق جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ اور قریبی رشتے داروں، اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتے دار ہمسایوں اور غیر رشتے دار ہمسایوں اور اپنے ہم جلیسوں اور مسافروں اور جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے احسان کرو۔ یقیناً اللہ متکبر اور شیخی بگھارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

گویا شرک سے بچنے اور اللہ کی عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد جو سب سے پہلے تم نے حق ادا کرنا ہے وہ والدین کا حق ہے اور اس کے بعد درجہ بہ درجہ دوسرے حقوق ہیں۔ والدین سے احسان کے حکم سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ والدین کی خدمت ان پر احسان ہے، نہیں! بلکہ احسان کا ایک مطلب بہترین طریق سے حق ادا کرنا بھی ہے۔ والدین کے

حقوق کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے کہ اے میرے ربّ! اُن پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ بعض مرد اپنی بیویوں کو ان کے والدین کی خدمت سے روکتے ہیں، یا عورتوں کو خود یہ خیال آجاتا ہے، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح مردوں کو والدین سے حسنِ سلوک کا حکم ہے ویسے ہی عورتوں کو بھی حکم ہے۔

پھر حقوق العباد کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے قریبی رشتے داروں سے احسان کا سلوک کرو۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو، اس کا ذکرِ خیر زیادہ ہو، تو اسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے رشتے داروں سے حسن سلوک کرو اور اچھے الفاظ میں ان کا ذکر کرو۔ ایک صحابی نے پوچھا کہ میں اچھے الفاظ سے ذکر کروں اور حسن سلوک کروں تب بھی وہ ناراض رہتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ تم پھر بھی اُن سے حسن سلوک کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے حسن سلوک کی وجہ سے کسی وقت اُن کی اصلاح ہو جائے۔ پھر فرمایا کہ یتیموں سے بھی حسن سلوک کرو۔ فرمایا کہ مَیں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں ایک ساتھ ہوں گے۔ قرآن کریم میں بھی یتیم کا خیال رکھنے کی بہت تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اس کا انتظام یتامیٰ فنڈ کی صورت میں باقاعدہ قائم ہے۔ عید کی خوشی کے موقع پر بھی اس مد میں خرچ کر کے یتیموں کو اپنی خوشی میں شامل کرنا چاہیے۔ بعض لوگ بڑی باقاعدگی سے اس فنڈ میں چندہ دیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تُو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے تو مساکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ۔ پس اپنی اصلاح کے لیے بھی ضروری ہے کہ انسان یتیموں کا خیال رکھے۔ اس کے لیے قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ اپنا خرچ کم کر کے دوسروں کا خیال رکھنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتا ہے۔ پس یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور اُن کا خیال رکھنا بہت بڑی نیکی ہے۔

جماعت میں دوسری مدّات بھی ہیں جیسے شادی فنڈ جس کے ذریعہ کوشش کی جاتی ہے کہ غریب خاندانوں کی شادی کی ضرورت پوری کی جائے۔ صاحب حیثیت افراد کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ حقیقی خوشی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کیا جائے۔ اچھے کپڑے پہن کر اور اچھے کھانے کھا کر عید کر لینا صرف عارضی خوشی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ ہر شخص خواہ کسی مذہب سے ہو اُس سے حسن سلوک کرو کیونکہ یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ یہ نیکیاں کسی قسم کی بڑائی اور تکبر کا خیال دل میں نہ لائیں۔ حقیقی نیکی کرنے والے محض خدا کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو چاہے تم انہیں جانتے ہو یا نہیں جانتے۔ پس عید کے دن ہمسایوں کو تحفے تحائف دینے سے مثالی معاشرہ بنتا ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بھی دوسروں کو پتا چلے گا۔ بعض شدت پسندوں نے اسلام کا جو غلط تصور پیش کیا ہے وہ بھی دُور ہو گا۔ ہماری نیکیاں جماعتی نیکی کے بجائے معاشرے کی نیکیاں بن جائیں گی اور ایک حسین معاشرے کو جنم دینے والی بن جائیں گی۔ فرمایا کہ سو کوس تک ہمسائے ہوتے ہیں۔ اس رُو سے کوئی احمدی کسی احمدی سے دُور نہیں رہ سکتا اور اس طرح ہم آپس میں بھی پیار محبت کو قائم کریں گے اور دوسروں کو بھی پیار محبت کی تعلیم دیں گے۔ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے کس طرح پتا چلے گا کہ میں ایک اچھا ہمسایہ ہوں تو فرمایا کہ اگر وہ تمہاری تعریف کرے تو تم اچھے پڑوسی ہو اور اگر وہ تمہاری برائی کرے تو تم اچھے پڑوسی نہیں ہو۔ پس اگر ہم اس تعلیم پر عمل کریں گے تو ہم ایک اچھے احمدی ہونے کا بھی ثبوت دے رہے ہوں گے۔

خطبہ کے آخر پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کر کے حقیقی عید منانے والے ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کے لیے یہ عید مبارک فرمائے۔

اب ہم دعا کریں گے اپنی دعاؤں میں تمام انسانیت کے لیے دعا کریں ان بھوکوں بلکہ پانی کی بوند کو ترستے لوگوں کو اپنی دعا میں یاد رکھیں وہ جو کہ فاقوں میں زندگی گزار رہے ہیں، وہ مسلمان جو کہ سوڈان میں فاقوں میں گرفتار مسلمانوں کے ہاتھوں عید کی خوشیوں سے محروم ہیں اور اپنے سامنے اپنے پیاروں کو سسکتا اور مرتا دیکھ رہے ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ ہمارے پاس مادی وسائل تو نہیں کہ وہاں جا کر ان کی مدد کریں لیکن دعا کر کے ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

ایوانِ مسرور میں عید کی ادائیگی: عالمگیر جماعت احمدیہ کے لیے دعا کریں اور خاص طور پر ان احمدیوں کے لیے جو کسی بھی طرح ظلم میں گرفتار ہیں۔ اللہ ظالموں کو پکڑنے کے سامان پیدا کرے اور مظلوموں کی مدد فرمائے۔

احمدیوں پر جو ظلم بھی ہو رہے ہیں وہ بھی اللہ کے نام پر ہی ہو رہے ہیں اس لیے دعا ہی کے ذریعہ ان سے نجات ممکن ہے۔ اسیر ان راہ مولیٰ کی رہائی کے لیے بھی دعا کریں۔ شہدائے احمدیت کے خاندانوں کے لیے بھی دعا کریں کہ خدا ان کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ان کا خود حامی وناصر اور متکفل ہو۔ بیماروں کی کامل اور جلد شفایابی کے لیے بھی دعا کریں۔ دعا کریں کہ دنیا سے بے حیائی اور شرک کا خاتمہ ہو جائے۔

دنیا میں مسلمانوں کے آپس کے اختلافات سے دنیا کو جو اسلام پر اعتراضات کا موقع ملتا ہے اس کے خاتمہ کے لیے دعا کریں کہ یہ مسیح موعود کو مان کر ایک ہاتھ پر جمع ہوں کہ اسی میں ان کی نجات اور کامیابی ہے اگر یہ ایک ہو گئے تو تب ہی ہماری حقیقی عید ہو گی۔ خطبہ ثانیہ کے بعد گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اسلام آباد کا راؤنڈ: خطبہ عید الفطر اور دعا کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لائے اور سنّت نبوی ﷺ کے مطابق حضورانور اپنی رہائش گاہ سے جس راستے سے مسجد تشریف لائے تھے، واپس تشریف لے جاتے ہوئے دوسرے راستے کو اختیار فرماتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے حضور ایوانِ مسرور میں خواتین کے لیے مخصوص کیے جانے والے حصے میں تشریف لے گئے۔ ہال سے باہر تشریف لائے تو بائیں جانب احاطہ مسجد مبارک سے باہر لے جانے والی راہداری پر ہو لیے۔ ایوانِ مسرور کے عقب میں لگی مارکی کے ساتھ ساتھ احباب اور بچے کھڑے حضورِ انور کے دیدار سے فیضیاب ہوتے ہوئے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے آقا کو ''عید مبارک'' کا تحفہ پیش کر رہے تھے۔ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اگرچہ آج بارش کی پیشگوئی تھی لیکن نہ صرف یہ کہ موسم خوشگوار رہا بلکہ اس وقت دھوپ بھی نکلی ہوئی تھی۔ حضور پُر نور اس راہداری پر چلتے ہوئے عید کے لیے خصوصی طور پر بنائے گئے دروازے سے گزر کر احاطے سے باہر تشریف لے گئے جہاں پہلے مردانہ اور پھر زنانہ مارکیاں نصب کی گئی تھیں۔ سڑک کے بائیں جانب احباب اور بچے کھڑے ہو کر حضورِ انور کو ''السلام علیکم پیارے آقا'' اور ''عید مبارک'' کا تحفہ پیش کر رہے تھے۔ جب حضور خواتین کی مارکی کے سامنے پہنچے تو وہ بھی خواتین اور بچیوں سے پُر تھی۔ حضور سب سلام کرنے والوں اور عید مبارک کہنے والوں کو ہاتھ اٹھا کر جواب دے رہے تھے۔ اس موقع پر حضورِ انور نے کچھ دیر رک کر یہاں موجود انتظامیہ سے بعض امور کی بابت استفسار بھی فرمایا۔ زنانہ مارکی سے آگے نکلے تو دو بچے اپنی والدہ کے ساتھ کچھ دور کھڑے تھے۔ انہوں نے دور سے ہاتھ ہلا کر حضورِ انور کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت انہیں بھی ہاتھ کے اشارے سے جواب دیا۔ یہاں سے حضور پُر نور دوبارہ احاطہ مسجد مبارک میں داخل ہوئے اور سڑک پر چلتے چلتے مسجد مبارک کے محراب کے سامنے سے ہوتے ہوئے ایوانِ مسرور کی جانب کھلنے والے دروازے سے ایوانِ مسرور کے سامنے تشریف لائے۔ ایک مرتبہ مسجد مبارک کے داخلی دروازے کے سامنے پہنچے اور پھر واپس لوٹتے ہوئے ایوانِ مسرور کے اندر تشریف لے گئے۔ یہاں سے باہر تشریف لائے تو کچن میں رونق افروز ہوئے جہاں ضیافت ٹیم دوپہر کا کھانا پکانے میں مصروف تھی۔ حضورِ انور نے بشیر احمد بابر صاحب سے کھانے سے متعلق کچھ امور کی بابت استفسار فرمایا۔ اس موقع پر حضورِ انور نے کمال شفقت فرماتے ہوئے نمائندہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل سے استفسار فرمایا کہ ''آپ اپنی رپورٹ تیار کر رہے ہیں؟'' جس کے جواب میں عرض کیا گیا ''جی حضور!'' فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ

چونکہ جگہ جگہ عید کے لیے سامان رکھا تھا، نمازیوں کے لیے صفیں وغیرہ بچھی ہوئی تھیں، حضورِ انور ایوانِ مسرور کے سامنے جہاں جانے کے لیے رخِ انور فرماتے خدام راستہ صاف کرتے چلے جاتے۔ گویا وہ جدھر جائے فرشتے ساتھ ہوں خدمت گزار کا عملی نمونہ نظر آتا تھا۔ حضورِ انور 12 بج کر 9 منٹ پر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ پیارے حضور کی عمر، صحت اور فیض میں برکت عطا فرمائے اور ہمیں حضورِ انور کے تمام ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

☆...☆...☆

عید الفطر کے لیے خصوصی طور پر بنایا جانے والا گیٹ

جامعہ احمدیہ تنزانیہ کی طرف سے عید الفطر کے تحائف کی تقسیم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ تنزانیہ کو رمضان المبارک کے مہینہ میں مورخہ 13/اپریل 2023ء کو غرباء و مساکین میں عید کے تحائف تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

طلبہ و اساتذہ جامعہ احمدیہ تنزانیہ ہر سال اپنی طرف سے حسب توفیق مالی قربانی کر کے اس بابرکت مہینہ میں اس کارِ خیر میں حصہ لیتے ہیں۔ گزشتہ برس تین نواحی محلہ جات کے سو خاندانوں میں راشن تقسیم کیا گیا تھا۔ امسال پانچ نواحی محلہ جات کے 150 خاندانوں میں ڈیڑھ ٹن خوراک تحفۃً تقسیم کی گئی (فی کس پانچ کلو گرام مکئی کا آٹا اور پانچ کلو گرام چاول)۔

تقریب کی مہمان خصوصی ریجن کی سب سے بڑی سرکاری لیڈر ریجنل کمشنر مکرمہ فاطمہ ابو بکر مواسا (MWASA) تھیں۔ تقریب کے کامیاب انعقاد کے لیے طلبہ جامعہ اور اساتذہ نے نہایت محنت سے تیاری کی۔ تحائف کی تیاری اور جامعہ ہال کی تزئین و آرائش کی گئی۔

بارہ بجے دوپہر تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم عابد محمود بھٹی صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تنزانیہ نے مہمان خصوصی سے مہمانان اور حاضرین کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کروایا۔

محترمہ ریجنل کمشنر صاحبہ نے جماعت احمدیہ کی مساعی کے اعتراف میں حکومت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا: ’’میں سب کو دینی علوم کے حصول کی تلقین کرتی ہوں تا تمام بچوں اور اہل و عیال میں خوف خدا پیدا ہو سکے۔ تمام دنیا میں جو پریشانیاں اور مسائل ہم سنتے ہیں جو معاشروں کی تباہی کا سبب بن رہے ہیں، اگر لوگوں میں خوف خدا پیدا ہو جائے تو یہ سب مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔‘‘

مقامی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے اس تقریب کی فلم بندی اور تصویر کشی کی جو مختلف ملکی ٹی وی چینلز، اخبارات اور سوشل میڈیا پر نشر ہوئی اور جماعت کے تعارف کا باعث بنی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مساعی بابرکت ہوں اور اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں۔

(عبد الناصر باجوہ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل تنزانیہ)

https://www.alfazl.com/2023/04/29/69307/

فاران ربّانی، مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میاں بیوی کے حقوق از رُوئے قرآن مجید

وَلَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِىۡ عَلَيۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ

اور اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مَردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مَردوں کا) اُن پر ہے۔

(البقرہ229:2)

بیوی کی ذمہ داریاں

1. بیوی کو اپنے شوہر کے آرام کا خیال رکھنا چاہیے، اس کا احترام کرنا چاہیے اور ہمیشہ اس کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے۔ اپنے شوہر کی قدر کریں۔
2. اسے اپنے شوہر کی عزت کی حفاظت کرنی چاہیے۔
3. اسے اپنے شوہر کی جائیداد کی محافظ بننا ہے۔
4. اسے گھر کا انتظام سنبھالنا ہے اور بچوں کی صحیح پرورش کرنی ہے۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اپنے بچوں کے سامنے اپنے شوہر کو برا بھلا نہ کہے۔
5. اسے اپنے شوہر کے رشتہ داروں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا ہے جیسے وہ اس کے اپنے رشتہ دار ہوں، شفقت، احترام اور محبت سے۔ جب وہ اپنے سسرال کا احترام کرتی ہے تو حقیقت میں وہ اپنے شوہر کا احترام کرتی ہے۔
6. اسے اپنے آپ کو اپنے شوہر کے لیے سنوارنا چاہیے نہ کہ غیر محرم مردوں کے لیے۔
7. اسے کھانے اور لباس کے معاملے میں اپنے شوہر کے ذوق کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔
8. اسے اپنے شوہر کی صحت کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔
9. جب اس کا شوہر اس کی کسی پریشانی کے بارے میں اس سے مشورہ کرے تو اسے انتہائی مخلصانہ مشورہ دینا چاہیے۔
10. اسے غیر منصفانہ اور غیر معقول مطالبات نہیں کرنے چاہئیں۔
11. اسے ہر حال میں اپنے شوہر کے ساتھ وفادار رہنا ہے اور ناگفتہ بہ حالات میں اس کے لیے طاقت کا ذریعہ بننا ہے اور ہر طرح کے حالات میں اس کا ساتھ دینا چاہیے۔
12. اسے خیال رکھنا چاہیے کہ اس کے شوہر کی عزت و ناموس اس کے کسی فعل سے مجروح نہ ہو۔
13. اسے اللہ کی شریعت کے مطابق اس کی جسمانی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے۔
14. بیوی کو کبھی بھی اپنے شوہر کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔
15. ہر حالت میں اس کا رویہ گھر میں امن و سکون کے لیے ساز گار ہونا چاہیے۔
16. اسے چاہیے کہ قابل اعتراض کردار کے لوگوں کو گھر میں نہ آنے دے اور نہ ہی ایسے افراد جو اس کے شوہر کو ناپسند ہوں۔
17. وہ اپنے گھر کے ذاتی اور نجی معاملات کو دوسروں پر ظاہر نہ کرے۔ اپنے شوہر کی خامیوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنا بہت ہی غلط بات ہے۔
18. اگر شوہر اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا یا اکلوتا بچہ ہے اور اس کے بوڑھے والدین کا اس پر انحصار ہے تو بیوی کو الگ رہنے کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔
19. اگر بیوی پر نکاح سے پہلے کوئی قرض ہو تو اسے ادا کرنا اس کی اپنی ذمہ داری ہے بشرطیکہ شوہر اپنی مرضی سے اس کا خیال کرے۔
20. اگر بیوی کے پاس نوکری یا کاروبار ہے تو اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے شوہر، ان کے بچوں اور ان کے گھر کے بارے میں اس کی ذمہ داریاں متاثر نہ ہوں اور اسے ترجیح دی جائے۔
21. ازدواجی تنازعہ کی صورت میں بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرے اور اگر معاملہ حل نہ ہو تو اسے اپنی طرف سے خاندان کے کسی غیر جانبدار فرد کو شامل کرنا چاہیے۔
22. بیوی کو چاہیے کہ غیر محرم مردوں کی موجودگی میں اپنے آپ کو حیادار طریقے سے ڈھانپے۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے اپنے گھر کی چار دیواری تک محدود رکھا جائے۔
23. بیوی کو اپنے شوہر کی بہترین دوست بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔
24. بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر سے راز نہ رکھے کیونکہ اس سے ان کے درمیان عدم اعتماد پیدا ہو گا۔
25. اپنے شوہر سے دوسروں کے سامنے بحث نہ کرے۔ خاص طور پر بچوں کے سامنے۔

ضمیمہ

1. عورت سے زبردستی نکاح نہیں کیا جا سکتا۔
2. عورت کو خلع کا حق ہے۔
3. علیحدگی کی صورت میں بیوی کو سابقہ شوہر کو بھول جانا چاہیے۔ جیسے کہ وہ اس کے لیے مر گیا ہو۔
4. عورت کو دوبارہ شادی کرنے کا حق ہے۔
5. عورت کو اپنے سابقہ شوہر کو بچوں کی وجہ سے اذیت نہیں دینی چاہیے۔

شوہر کی ذمہ داریاں

1. شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے احساسات کا احترام کرے اور اس کے جذبات کا بہت خیال رکھے۔ اس کی عزت کی بھی حفاظت کرنی چاہیے۔
2. اسے اپنی بیوی کے لیے تسلی کا ذریعہ بننے کی کوشش کرنی چاہیے اور ایسا برتاؤ کرنا چاہیے کہ اسے یقین ہو کہ صرف وہی اس کی محبت اور پیار کا مرکز ہے۔ اپنی بیوی کی قدر کرے۔
3. شوہر کو اپنی بیوی اور بچوں کی ہر قیمت پر حفاظت کرنی چاہیے۔
4. شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی شریک حیات کا گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹائے۔ گھر کے انتظام میں حصہ لے بشمول ان کے بچوں کی پرورش میں۔ اپنی بیوی کو ان کے بچوں کے سامنے برا بھلا نہ کہے۔
5. اسے اپنی بیوی کے رشتہ داروں سے ملنے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے بشرطیکہ ان کی طرف سے کسی شرارت کا اندیشہ نہ ہو۔ اسے بھی ان کا احترام کرنا چاہیے۔ اگر وہ ان کا احترام کرتا ہے تو حقیقت میں وہ اپنی بیوی کا احترام کر رہا ہے۔
6. اسے اپنی بیوی کی ہر حرکت پر کڑی نظر رکھنے سے گریز کرنا چاہیے گویا اسے اس پر کوئی بھروسہ نہیں اور اس طرح اس کی زندگی اجیرن کر دے۔
7. اسے ہمیشہ اپنی بیوی کی چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں کو نظر انداز کرنے اور معاف کرنے اور بھولنے میں فراخدلی سے کام لینا چاہیے۔
8. اسے اپنی بیوی کی صحت کا خیال رکھنا چاہیے۔ وہ اس کی جیون ساتھی ہے اور اسے کبھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔
9. اسے چاہیے کہ وہ تمام اہم خاندانی معاملات میں اپنی بیوی سے مشورہ کرے اور باہمی رضامندی سے طے شدہ صورت حال کو سنبھالے۔
10. اگر بیوی کسی تکلیف میں ہو یا کسی مصیبت سے دوچار ہوئی ہو تو شوہر کو انتہائی ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیے۔
11. اسے ہر حال میں اس کے ساتھ وفادار رہنا چاہیے اور غیر محرم عورتوں کی طرف نہ دیکھنا چاہیے اور نہ ہی ان سے دوستی کرنا چاہیے۔
12. اسے ہر اس فعل یا لفظ سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے اس کی بیوی کو ناگوار گزرنے یا اذیت دینے کا امکان ہو۔
13. شوہر کو چاہیے کہ وہ کبھی کبھی اپنی بیوی اور بچوں کو باہر گھومنے پھرنے لے کر جائے اور ان کے خوشی کے لمحات میں شامل ہو۔
14. اسے اللہ کی شریعت کے مطابق اس کی جسمانی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے۔
15. شوہر کو چاہیے کہ مہر میں تاخیر کرنے کی بجائے جلد از جلد ادا کرے۔
16. شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر کے ذاتی اور نجی معاملات کو دوسروں پر ظاہر نہ کرے۔ اپنی بیوی کی خامیوں کو ظاہر کرنا بہت بری بات ہے۔
17. کبھی کبھی بیوی اور اس کے سسرال کے درمیان مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اگر مشترکہ خاندانی نظام میں رہتے ہیں۔ لہٰذا خواتین کو الگ گھر کی خواہش کا حق ہے، اور اس کا احترام مردوں کو کرنا چاہیے جہاں حالات اجازت دیتے ہیں۔
18. گھر کا انتظام کرنا بھی مرد کی ذمہ داری ہے قطع نظر اس کے کہ عورت کماتی ہے یا جائیداد رکھتی ہے۔ ایسا مطالبہ کرنا غلط ہے کہ کمانے والی عورت یا جائیداد والی عورت گھریلو اخراجات کی فراہمی میں مدد کرے۔
19. اسے اس کی تمام معقول ضرورتیں پوری کرنی چاہئیں اور اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اس سلسلے میں کھلے ہاتھ سے خرچ کرنا چاہیے۔ اس میں مناسب رہائش، لباس اور رزق شامل ہے۔ اسے کچھ خرچ / جیب خرچ دینا چاہیے۔
20. ازدواجی تنازعہ کی صورت میں شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ مسئلہ حل کرنے کی کوشش کرے اور اگر معاملہ حل نہ ہو تو اسے اپنی طرف سے خاندان کے کسی غیر جانبدار فرد کو شامل کرنا چاہیے۔
21. شوہر کو اپنی بیوی کو کبھی بھی کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا چاہیے اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا چاہیے۔ اسے بھی گھر کا ماحول پر امن اور پیار بھرا رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
22. اسے دیکھنا چاہیے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ایسی صورتحال پیدا نہ ہو جس میں غصہ پر قابو نہ رہے اور طلاق اور علیحدگی کی دھمکیاں دی جائیں۔
23. شوہر کو اپنی بیوی کا بہترین دوست بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔
24. اپنی بیوی سے دوسروں خصوصاً بچوں کے سامنے بحث نہ کریں۔

شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی سے راز نہ رکھے کیونکہ اس سے ان کے درمیان بداعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

ضمیمہ

25. مرد کو زبردستی شادی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔
26. مرد کو طلاق کا حق ہے۔
27. علیحدگی کی صورت میں شوہر کو اپنی سابقہ بیوی کو بھول کر آگے بڑھنا چاہیے، گویا وہ اس کے لیے مر چکی ہے۔
28. مرد کو دوبارہ شادی کرنے کا حق ہے۔
29. مرد کو اپنی سابقہ بیوی کو ان کے بچوں کی وجہ سے اذیت نہیں دینی چاہیے۔

اردو ترجمہ: شیلہ نعیم

خلافت پر ہماری جان واری

طاہرہ زرتشت نازؔ

خلافت پر ہماری جان واری
یہ نعمت خود خدا نے ہے اُتاری

چمن میں ہر طرف چھائی خزاں تھی
کرم سے چل پڑی بادِ بہاری

یہ تحفہ مہدیٔ موعودؑ لائے
ہے لازم ہم کریں طاعت گزاری

پھلے پھولے محبت کی یہ کھیتی
کریں سب مل کر اس کی آبیاری

ہر اِک شرّ سے خدا محفوظ رکھے
خلافت کا رہے فیضان جاری

کیا ہے عہد جو ہم نے خدا سے
کریں تا عمر اس کی پاسداری

ہمیں عزت ملی اس سے جہاں میں
وگرنہ ہے زمانے بھر میں خواری

کڑی اِس دھوپ میں سایہ گھنا ہے
دعاؤں سے کریں ہم آبیاری

کریں ہم نازؔ اپنی جاں نچھاور
کہ اُس نے ہم پہ یہ نعمت اُتاری

خلافت کے دَر سے سلام آ گیا ہے

خلافت کے دَر سے سلام آ گیا ہے
وہ الفت کا اک دیکھو جام آ گیا ہے

ہر اک سمت ظلمت کی کالی گھٹائیں
ہمیں اس کا روشن پیام آ گیا ہے

وہ جس نور کا میں بھی اک خاکِ پا ہوں
حسیں نامہ میرے بھی نام آ گیا ہے

جو بانٹے سبھی کو دکھوں میں بھی الفت
وہ بر حق جہاں میں اِمام آ گیا ہے

پیادے بَہتّر ہیں زخموں سے چُور
وہ اِک لے کے عرفاں کا جام آ گیا ہے

خدارا ذرا کھولو مدہوش آنکھیں
پیارے نبیؐ کا غلام آ گیا ہے

عوارض سبھی جو اُکھیڑے جڑوں سے
معالج وہ اک خوش کلام آ گیا ہے

بچائے گا حافظؔ جو دامن میں لے کر
وہ عیسیٰ و مہدی امام آ گیا ہے

نوٹ: گزشتہ دنوں حضور ایدہ اللہ کی طرف سے سلام کا تحفہ لے کر بعض مفوضہ گھروں میں جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس وجدانی کیفیت میں چند اشعار ہوئے جو ذیل میں ہدیہ قارئین ہیں۔ (ابن کریم-پاکستان)

رودبارِ چناب کا دایاں کنارا

دو تصویریں ــــــــ ایک یادگار کہانی

پروفیسر محمد شریف خان

گرمیوں میں دریائے چناب کے دائیں کنارے پر "بابے" بوڑھ کی چاروں اطراف پھیلی مضبوط شاخوں کی چھاؤں کے نیچے، اور سردی میں خوشگوار دھوپ میں کھلی ریت پر دریاں بچھ جاتیں، اور محفل سج جاتی جس میں طلبا اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے۔ اداکاری اور صداکاری کے علاوہ اپنی شاعری سے محفل کو کشتِ زعفران بنا دیتے ۔

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

میں نے ستمبر 1963ء میں تعلیم الاسلام کالج میں بیالوجی کے لیکچرر کے طور پر ملازمت شروع کی تھی۔ لیکچرر اسسٹنٹ مطیع اللہ خان برادرِ خورد مکرم پروفیسر سعید اللہ خان نے میرے طالب علمی کے زمانے کی دو یادگار تصاویر مجھے دے کر بیالوجی سوسائٹی 1957ء کی سالانہ تقریب کی یاد تازہ کر دی، جو سیکنڈ ایئر کے دسمبر ٹیسٹ سے پہلے دریا کے کنارے دریوں پر منعقد ہوا تھا۔

کچھ تو اُس وقت فوٹو گرافی ابھی اتنی بالغ نہیں ہوئی تھی، اور پھر زمانے کی دھول نے چہروں کی پہچان تو زندہ رکھی مگر ناموں کو یادداشت سے دھندلا دیا۔ اکثر چہرے جانے پہچانے، مگر نام ذہن سے اُتر گئے، جو یاد رہے درجِ ذیل ہیں۔ اگر کسی کو چہروں کی پہچان کے ساتھ نام یاد ہوں تو مطلع کریں، تا ان تصاویر کو مکمل کیا جا سکے، جو اَب ہماری تاریخ کا حصہ ہیں۔ دونوں تصاویر میں پہچانے گئے چہروں کو درج ذیل نمبروں کے مطابق دیکھتے جائیں۔

تصویر 1:

1۔ پروفیسر نصیر احمد بشیر مرحوم: تعلیم الاسلام کالج، لاہور کے طالبعلم رہے۔ پنجاب یونیورسٹی سے 1955-1956ء میں ایم ایس سی زوآلوجی کے امتحان میں گولڈ میڈل لیا۔ 1957-1958ء کے دوران ہمارے تعلیم الاسلام کالج، ربوہ میں بیالوجی کے استاد تھے۔ دراز قد صحت مند اور خوش اخلاق، اور رکھ رکھاؤ سے رہتے۔ ربوہ میں دارالصدر شمالی میں "الحق" کوٹھی میں رہتے تھے آپ کالج کے لئے تیار ہو کر گھر سے ہی گاؤن پہنے اور سینے پر میڈل سجائے پیدل کالج تشریف لاتے تھے۔ عرصہ ہوا حسنِ اتفاق سے مسجدِ اقصیٰ ربوہ میں مجھے آپ کے ساتھ ایک صف میں ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا۔ میں نے اپنا تعارف کرایا، یہ جان کر کہ میں بھی زوآلوجی میں گولڈ میڈلسٹ ہوں اور تعلیم السلام کالج میں پڑھا رہا ہوں، بہت خوش ہوئے۔ خطبے نے ہمارا سلسلہ کلام منقطع کر دیا۔ عرصہ ہوا وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ آمین۔
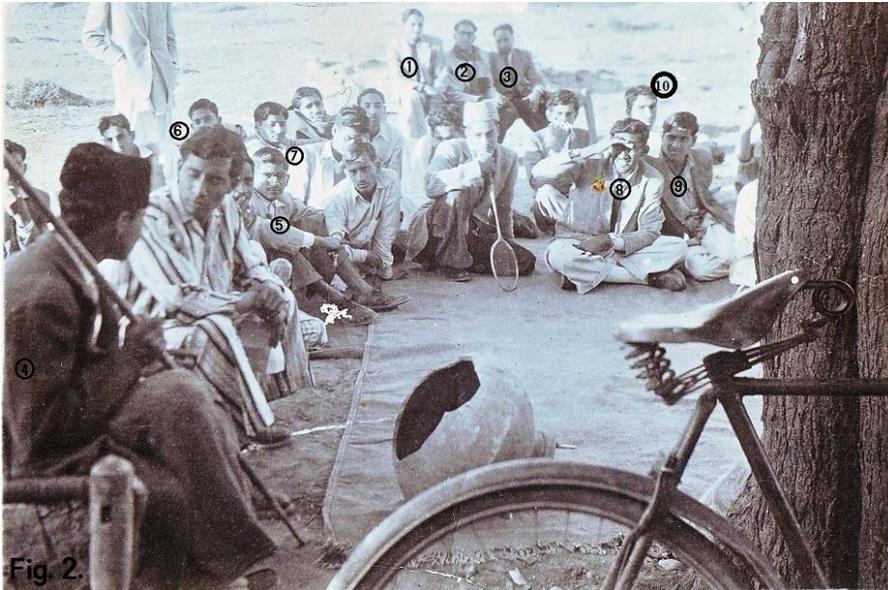
2۔ مرزا ادریس احمد مرحوم: ہم سے سینیئر تھے۔ آرٹس کے طالبعلم تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ آمین۔

3۔ مرزا حنیف احمد مرحوم: ہم سے سینیئر آرٹس کے طالب علم تھے۔ آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی پاک تحریرات کو مختلف عنوانات کے تحت بنام کتاب

"تعلیم فہمِ قرآن" اکٹھا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آمین۔

4۔ خاکسار محمد شریف خان۔ ستمبر 1963ء سے ستمبر 1999ء تک تعلیم الاسلام کالج میں زوآلوجی پڑھاتا رہا۔ دو سال کمیونٹی کالج فورٹ لاوڈرڈیل، فلوریڈا، امریکہ میں پڑھایا۔ 2001ء سے امریکہ میں ریٹائرڈ زندگی گزر رہی ہے۔

5۔ عبدالجبار۔ فیصل آباد (لائلپور) سے تھے، ہمارے ہوسٹل فیلو تھے۔ اب کا پتہ نہیں۔

6۔ قاضی اسرائیل صاحب: مکرم الیاس بشیر صاحب، ہالینڈ کے مطابق مکرم قاضی صاحب مردان، پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے بچوں کے ساتھ بخیریت ہیں، اور کوئی کاروبار کرتے ہیں۔ الحمدللہ۔

تصویر ۲:

1۔ پروفیسر قاضی رفیق احمد ثاقب صاحب۔ ایم ایس سی کیمسٹری، کالج میں پڑھاتے رہے، نائیجیریا میں کسی کالج میں چلے گئے۔ آجکل ربوہ میں ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ مکرم پروفیسر قاضی مبارک احمد صاحب (کینیڈا) کے برادرِ خورد ہیں۔

2 ۔ پروفیسر نصیر احمد خان مرحوم۔ ایم ایس سی فزکس (علیگ)، پی ایچ ڈی (ڈرہم)، کالج کے قدیم اساتذہ میں سے تھے۔ صدر شعبہ فزکس اور نگران کالج یونین رہے۔ اچھے شاعر تھے۔ کچھ عرصہ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آمین۔

3۔ مطیع اللہ خان صاحب (بیالوجی لیکچرر اسسٹنٹ) برادر خورد پروفیسر سعید اللہ خان صاحب، سٹور کیپر اور لیبارٹری انچارج تھے، ہنس مکھ اور مہربان۔ کچھ کورسز کر کے لاہور میں کسی سکول میں ٹیچر رہے، برطانیہ میں ہیں، میرا موصوف سے کچھ عرصہ پہلے سعید اللہ خان صاحب کی وفات پر رابطہ ہؤا تھا۔

4۔ ڈاکٹر رشید احمد جھمٹ مرحوم۔ بڑے پڑھاکو قسم کے طالب علم تھے ہماری کلاس میں واحد طالب علم تھے جنہیں میڈیکل کالج میں داخلہ ملا، شادی ہو کر لندن چلے گئے، وہاں کا ماحول راس نہ آیا، فضل عمر ہسپتال میں کچھ عرصہ کام کیا۔ دل اچاٹ ہو گیا، کچھ عرصہ بے خبری کی سی حالت رہی۔ بازار وغیرہ میں جب ملتے بڑے تپاک اور بے تکلفی سے ملتے۔ فوت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آمین۔

5 ۔ ڈاکٹر عبدالصمد مرحوم۔ دانتوں کے ڈاکٹر۔ بڑے شریف، ہنس مکھ، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے آمین۔

6۔ **ممتاز احمد ناصر صاحب** بی ایس سی، کبیر والا ضلع ملتان سے تعلق تھا۔ ملتان میں کسی کیمیکل فیکٹری میں کام کرتے رہے، کچھ عرصہ پہلے ان سے ٹورنٹو کینیڈا میں ملاقات ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آمین۔

7۔ **محمد شریف خان خاکسار۔** 1963ء سے ستمبر 1999ء تک تعلیم الاسلام کالج میں زوآلوجی پڑھاتا رہا، ریٹائر ہو کر امریکہ چلا آیا اور یہاں فلاڈلفیا میں رہ رہا ہوں۔

8۔ ارشد محمود مرحوم۔ دانتوں کے ڈاکٹر۔ ریلوے ہسپتال ملتان، پاکستان۔ دو سال ہوئے ٹیکے کی انفیکشن سے بیمار ہوئے اور داغِ مفارقت دے گئے۔ انا للّٰہ و انا لیہ راجعون۔

پہلی تصویر ایک ڈرامے "سوہنی کیوں ڈُبّی" سے متعلق ہے۔ جس کے دو کردار مطیع اللہ گاؤں کے کھیئے کا رول پلے کر رہے تھے، جبکہ دوسرے صاحب (نام یاد نہیں) کمہار کا رول جس نے گھڑا بنایا تھا۔ اور ناظرین ان دونوں کے درمیان شستہ شستہ جملوں سے محظوظ ہو کر تبصرے کر رہے تھے۔ ان محفلوں میں عام طور پر مختلف مضامین کے اساتذہ بھی بڑے شوق سے حصہ لیتے اور خوب انجوائے کرتے۔ کیا سنہرا زمانہ تھا، کیا ہیرے لوگ تھے۔

خلافت ڈے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 21 اکتوبر 1956ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے سولہویں سالانہ اجتماع کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

خدام کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خلافت کی برکات کو یاد رکھیں۔ اور کسی چیز کو یاد رکھنے کے لیے پرانی قوموں کا یہ دستور ہے کہ وہ سال میں اس کے لیے خاص طور پر ایک دن مناتی ہیں۔ مثلاً شیعوں کو دیکھ لو وہ سال میں ایک دفعہ تعزیہ نکالتے ہیں تا قوم کو شہادت حسینؓ کا واقعہ یاد رہے۔ اسی طرح میں بھی خدام کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سال میں ایک دن خلافت ڈے منایا کریں۔ اس میں وہ خلافت کے قیام پر خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا کریں اور اپنی پرانی تاریخ کو دہرایا کریں۔ پرانے اخبارات کا ملنا تو مشکل ہے۔ لیکن الفضل نے پچھلے دنوں ساری تاریخ کو از سر نو بیان کر دیا ہے... خلافت کی تائید میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے جو دعوے کیے ہیں وہ بھی نقل کر دیے گئے ہیں۔ تم اس موقع پر اخبارات سے یہ حوالے پڑھ کر سناؤ۔ اگر سال میں ایک دفعہ خلافت ڈے منالیا جایا کرے تو ہر سال چھوٹی عمر کے بچوں کو پرانے واقعات یاد ہو جایا کریں گے۔ پھر تم یہ جلسے قیامت تک کرتے چلے جاؤ تا جماعت میں خلافت کا ادب اور اس کی اہمیت قائم رہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت 1900 سال سے برابر قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو درجہ میں ان سے بڑے ہیں خدا کرے ان کی خلافت دس ہزار سال تک قائم رہے۔ مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تم سال میں ایک دن اس غرض کے لیے خاص طور پر منانے کی کوشش کرو۔ میں مرکز کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی ہر سال سیرت النبیؐ کے جلسوں کی طرح خلافت ڈے منایا کرے۔ اور ہر سال یہ بتایا کرے کہ جلسہ میں اس مضامین پر تقاریر کی جائیں۔ الفضل سے مضامین پڑھ کر نوجوانوں کو بتایا جائے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے خلافتِ احمدیہ کی تائید میں کیا کچھ فرمایا ہے اور پیغامیوں نے اس کے ردّ میں کیا کچھ لکھا ہے۔ اسی طرح وہ رویاء و کشوف بیان کیے جایا کریں جو وقت سے پہلے خدا تعالےٰ نے مجھے دکھائے اور جن کو پورا کر کے خدا تعالےٰ نے ثابت کر دیا کہ اس کی برکات اب بھی خلافت سے وابستہ ہیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ، یکم مئی 1957ء، صفحات 4-5)

تقریبِ پُر مسرت

میرے پوتے جہانزیب احمد سامی کی تقریب ولیمہ بروز منگل 3 جنوری 2023ء کو Capitol Banquet centre Mississauga Canada میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم زین احمد نے کی اور دعا منیر احمد سامی صاحب نے کروائی۔ اور معزز مہمانان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

قبل ازیں 30 دسمبر 2022ء کو عزیزم جہانزیب احمد سامی کا نکاح صباح آن پاشا بنت عدنان پاشا صاحب سے مربی سلسلہ امتیاز احمد سرا صاحب نے پڑھایا۔ تلاوت زین احمد نے ترجمہ زاویار احمد سامی نے اور نظم اسد محمود طاہر صاحب نے پڑھی آخر پر دعا مربی صاحب نے کروائی اور اُسی دن تقریب رخصتانہ کا انعقاد ہوا۔ معززین مہمانان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

عزیزم جہانزیب احمد سامی منیر احمد شہزاد کے بیٹے بشیر الدین احمد سامی صاحب کے پوتے اور سردار مصباح الدین صاحب سابق مشنری انگلستان کے پڑپوتے ہیں۔ جہانزیب الحمدللہ اس وقت اپنی Oakville کی لوکل خدام الاحمدیہ جماعت میں شعبہ معتمد اُمور طلَبا ہیں۔ جبکہ عزیزہ صبا آن بنت عدنان پاشا صاحب کلیولینڈ، اوہائیو جماعت، نیشنل اسسٹنٹ سیکرٹری امور عامہ، کی بیٹی مبارک بٹ صاحب کی پوتی اور فتح الدین صاحب کی پڑپوتی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام)۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست کی دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ اور جہت سے مبارک فرمائے آمین۔ اس جوڑے کو ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا اور خلافت احمدیہ کا حقیقی وفادار اور سچا مطیع بنائے۔ نیز یہ جوڑا پیارے آقا کے ارشادات کے مطابق ایک دوسرے کے حقوق کو کماحقہ ادا کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار اور رحم کا وارث بننے والا ہو۔ آمین یا رب العالمین۔ (صفیہ بشیر سامی۔ لندن)

لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی سے تعمیر ہونے والی مساجد

حسنیٰ مقبول احمد

1922ء کا سال احمدی خواتین کی تنظیم سازی اور تعلیم و ترقی کے حوالے سے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اولوالعزم بیٹے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 25 دسمبر کو لجنہ اماء اللہ قائم فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ کی لونڈیوں کی تنظیم۔ اس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ وہ اپنی تخلیق کے مقصد کو جانیں۔ انہیں معلوم ہو کہ اسلام میں عورت کا کیا مقام ہے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور معاشرے کی اصلاح اور استحکام کے لیے ان کا کردار اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ مردوں کا ہے نیز اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے اتحاد اور قربانی کی ضرورت ہے۔

لجنہ اماء اللہ کے متعلق ابتدائی تحریک میں مختلف امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؓ نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

تم اتحادِ جماعت کو بڑھانے کے لیے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر مسلمان کا فرض قرآن کریم، آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمایا ہے اور اس کے لیے ہر ایک قربانی کو تیار رہو۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 53)

آنحضرت ﷺ نے عورت کو معاشرے میں جو مقام عطا فرمایا تھا اس کو زمانہ بھول چکا تھا اور عورت کو ایک ایسی جنس سمجھ لیا گیا تھا جس کا کام محض کھانا پینا اور پہننا اوڑھنا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے احمدی خواتین کو ان کا اصل مقام یاد دلاتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ اسلام نے مرد و عورت دونوں کے لیے روحانی اور علمی ترقی کو ضروری قرار دیا ہے۔ ایک عورت پر نہ صرف اپنی ذات سے متعلق ذمہ داریاں ہیں بلکہ بحیثیت ماں یہ اپنی اگلی نسلوں اور اس کے نتیجہ میں اپنی جماعت کی ترقی میں مد ہو سکتی ہے اور معاشرہ کی ترقی و اصلاح میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید سے لجنہ اماء اللہ کا سو سال قبل کا لگایا ہوا یہ پودا آج پوری آب و تاب کے ساتھ پوری دنیا میں لہلہا رہا ہے۔ اپنے عہد کو زندگی کا مطمح نظر بناتے ہوئے لجنہ ممبرات دنیا کے ہر حصہ میں اسلام کی خدمت میں مصروف نظر آتی ہیں۔ علمی، تبلیغی، تربیتی، مالی قربانی جیسے مسابقت الی الخیر کے بہت سے کارناموں سے سجی لجنہ اماء اللہ کی تنظیم روز افزوں ترقی پر ہے، الحمدللہ۔

اس مضمون میں لجنہ اماء اللہ کی مساعی میں سے مساجد کی تعمیر کے لیے مالی قربانی پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریکات پر لجنہ کو کئی مساجد کے لیے مالی قربانی کی توفیق ملی۔

مسجد برلن، جرمنی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تنظیم لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد جو سب سے پہلی مالی تحریک کی وہ مسجد برلن، جرمنی کے لیے چندہ جمع کرنے کی تحریک تھی۔ اس کا مقصد نہ صرف رقم جمع کرنا تھا بلکہ احمدی مسلم خواتین کے اس روشن کردار کو سامنے لانا تھا جو اس کے لیے اسلام نے وضع کیا ہے۔ آپؓ نے اس مسجد کا نقشہ تجویز کرتے ہوئے اس کی تعمیر غرض بیان فرمائی:

/https://www.alfazl.com/2019/10/22/9309
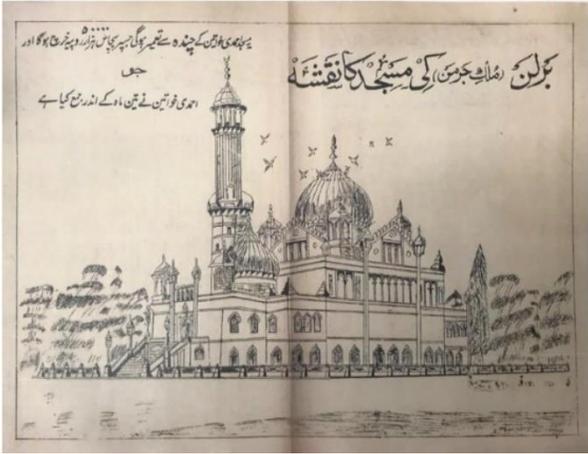
"میرا یہ منشاء ہے کہ جرمن میں مسجد عورتوں کے چندہ سے بنے کیونکہ یورپ میں لوگوں کا خیال ہے کہ ہم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔ جب یورپ کو یہ معلوم ہو گا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے اس میں مسلمان عورتوں نے جرمن کے نو مسلم بھائیوں کے لیے مسجد تیار کرائی ہے تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو مسلمان عورتوں کے متعلق ہیں کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے اور جب وہ مسجد کے پاس سے گزریں گے تو ان پر ایک موت طاری ہو گی اور مسجد بآوازِ بلند ہر وقت پکارے گی کہ پادری جھوٹ بولتے ہیں جو کہتے ہیں کہ عورت کی اسلام میں کچھ حیثیت نہیں۔ وہ لوگ خیال کرتے ہیں ہمارے ملک میں عورتیں بالکل جانور ہیں اور ان کو جانور ہی سمجھا جاتا اور یقین کیا جاتا ہے ...اب جب

صرف عورتوں کے چندہ سے وہاں مسجد بنے گی تو اُن کو معلوم ہو گا کہ یہاں کی عورتوں کو تو یہ بھی علم ہے کہ ایسے لوگ بھی دنیا میں ہیں جو ایک بندے کی پرستش کرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ فروری 1923ء۔ خطبات محمود، جلد 8، صفحہ 19)

آپؓ نے اس مسجد کی تعمیر کے لیے عورتوں کو تین ماہ کے اندر پچاس ہزار روپیہ جمع کرنے کی تحریک کی اور خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

"ہر جگہ عورتوں کو بتایا جائے کہ وہ اس کام کے لیے چندہ دیں اور تمام اخبارات جو قادیان سے نکلتے ہیں اس کام کے لیے چندہ کے واسطے تحریک کریں اور میرا یہ خطبہ شائع کر دیں تا کہ تمام وہ لوگ جو ان خباروں سے تعلق رکھنے والے ہیں اپنے گھروں میں عورتوں کو بتائیں اور تحریک کریں کہ وہ تین ماہ کے اندر مسجد کے لیے چندہ دیں اور ہر جگہ مرد اپنی عورتوں کو یہ بات سنادیں اور یہاں جن کی عورتیں جمعہ میں نہیں آئیں وہ بھی اپنے گھروں میں اطلاع دیں اور اس کام کے لیے چندہ کے واسطے تحریک کریں، اور یہ کام میں نے اس انجمن کے سپرد کیا ہے جس کا نام میں نے لجنہ اماء اللہ رکھا ہے۔"

(خطبات محمود جلد 8 صفحہ 21)

یہ تحریک نہایت کامیاب اور بابرکت ثابت ہوئی۔ تحریک کو ابھی تین چار ہفتے ہی ہوئے تھے کہ اس کے ثمرات ملنے شروع ہو گئے۔ جن میں سے سب سے اہم گیارہ خواتین کا جماعت احمدیہ میں شامل ہونا ہے۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ عورتوں کو کمزور سمجھا جاتا ہے اور عام طور پر یہ دیکھنے میں آتا ہے اس طرح کی تحریک کے نتیجے میں بجائے اس کے کہ وہ عورتیں جنہیں کمزور کہا جاتا ہے۔ اس تحریک کو سن کر پیچھے ہٹتیں عجیب نظارہ نظر آیا اور وہ یہ کہ اس تحریک پر اس وقت تک گیارہ عورتیں احمدیت میں داخل ہو چکی ہیں ... اور یہ پہلا پھل ہے جو اس تحریک سے ہم نے چکھا ہے۔

(خطبات محمود جلد 8 صفحہ 31)

لجنہ نے اس ہدف کو پورا کرنے کے لیے عظیم الشان قربانیاں دیں۔ اپنی محبوب ترین اشیاء اس راہ میں قربان کیں۔ کسی نے جائیداد میں ملنے والی پوری رقم دے دی۔ کچھ بہنوں نے ہزاروں روپے نقد پیش کیے۔ کچھ نے اپنا کُل طلائی زیور یا زیورات کا بڑا حصہ اور ہزاروں روپے مالیت کے ملبوسات پیش کر دیے۔ ایک ممبر نے اپنی مرحومہ بیٹی کی یادگار کے طور پر رکھا ہوا ایک زیور بھی بیٹی کی طرف سے اس مسجد کے لیے پیش کر دیا۔ جن کے پاس چندہ میں دینے کے لیے زیادہ رقم نہ تھی انہوں نے گھر کا سامان، قیمتی برتن، گھر میں پالے ہوئے جانور بکریاں مرغیاں وغیرہ یہاں تک کہ مرغیوں کے انڈے تک اس تحریک کے لیے پیش کر دیے تا کہ ان کی آمد سے اس تحریک میں حصہ لے سکیں۔ بچیوں نے بھی اس تحریک میں حصہ لیا۔ امریکہ کی احمدی خواتین نے بھی اس منصوبہ میں اپنا حصہ ڈالا اور سلائی سرکل (Sewing Circle) میں دستکاری کی اشیاء سے ہونے والی آمد اس مسجد میں بطور چندہ پیش کی۔ الغرض ہر کسی نے اپنی اپنی توفیق کے مطابق چند روپوں سے لے کر ہزاروں روپے تک چندہ دیا۔ اپنے ارد گرد کے علاقوں میں جا کر اور اخبارات میں مضامین لکھ کر اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔

یوں مدت مقررہ سے پہلے مطلوبہ رقم یعنی پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ، ساٹھ ہزار روپے امامِ وقت کی خدمت میں پیش کر دیے۔ جرمنی کے حالات کی وجہ سے زیادہ اخراجات کا امکان پیدا ہو گیا تھا چنانچہ حضورؓ نے مطلوبہ رقم اور مدت دونوں میں اضافہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ نے 761 ,72 روپے کی رقم اس مسجد کے لیے پیش کی جو اس وقت کے لحاظ سے ایک بڑی مالی قربانی تھی۔

تحریک کے جلد بعد ہی مسجد احمدیہ برلن کے لیے دو ایکڑ کی زمین خریدی گئی۔ اس کے مجوزہ دو منزلہ نقشہ میں اوپر کی منزل پر مسجد تھی جس کے مینار 60 میٹر بلند تھے اور اس کے گنبد کا قطر 13 میٹر پر محیط تھا۔ طلباء کے لیے ایک ہوسٹل تھا۔ نچلی منزل پر دکانیں اور ایک ریسٹورانٹ تھا۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد 6 / اگست 1923ء کو رکھا گیا۔ تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ اس کی دیواریں اڑھائی میٹر تک بلند ہو چکی تھیں جب جنگ عظیم اوّل کے اثرات کی وجہ سے پیدا ہونے والے معاشی بحران کے باعث تعمیر کا کام روکنا پڑا۔ مالی اخراجات کئی گنا تک بڑھ چکے تھے۔ کاغذی روپیہ منسوخ ہو گیا اور اس کی جگہ سونے کا سکہ رائج ہو گیا۔ مسجد کی تعمیر کے خرچ کا اندازہ 50 ہزار سے بڑھ کر 15 لاکھ تک پہنچ گیا۔ جماعت کے لیے ان حالات میں یورپ میں دو مراکز یعنی انگلستان اور جرمنی کو جاری رکھنا اس وقت مالی لحاظ سے مشکل ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1924ء کی مجلسِ شوریٰ میں اس امر سے متعلق رائے لی اور متفقہ رائے کے مطابق جرمنی کے مشن کو بند کر دیا گیا۔ مسجد برلن جرمنی کے لیے لجنہ اماء اللہ کی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے رائیگاں نہیں جانے دیا اور اس جمع شدہ رقم کو مسجد فضل لندن کی تعمیر میں استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مسجد فضل لندن

آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ کے بارے میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ اس زمانے میں سورج مغرب سے طلوع ہو گا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی یہ وضاحت فرمائی کہ آخری زمانے میں مغربی ممالک میں اسلام کی اشاعت کثرت سے ہو گی۔ آپؑ کے کچھ الہامات اور کشوف بھی اسی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ آپؑ نے

ایک رؤیا میں دیکھا تھا کہ آپ شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑے ہو کر اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ آپؑ کا یہ الہام بھی اس مسجد کی تعمیر سے متعلق نظر آتا ہے:

'نصرت و فتح و ظفر بست سال'

یہ الہام 4 جنوری اور 27 جنوری کا ہے۔ 1904 میں بیس سال جمع کرنے سے 1924 بنتا ہے۔ مذکورہ الہام میں 1924ء کی طرف اشارہ ہے جب مسجد فضل لندن کا قیام عمل میں آیا تھا۔ چنانچہ اب جو عظیم فتوحات کا سلسلہ شروع ہؤا ہے ان کا تعلق اسی مسجد سے ہے اور یہی سال طُلُوع الشَّمس مِنَ المَغْرِبِ کا آغاز اور عالمی فتح و ظفر کی ابتداء ہے۔ (حاشیہ تذکرہ صفحہ 419)'

اس مسجد کی تعمیر کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قادیان میں 6 جنوری 1920ء میں چندہ کے لیے پہلی تحریک تیس ہزار روپیہ کی فرمائی تھی۔ اس تحریک میں قادیان کے علاوہ بیرونی جماعتوں میں بھی مردوں، عورتوں اور بچوں نے جوش و جذبہ سے حصہ لیا اور جلد ہی مطلوبہ رقم سے کہیں زیادہ کا انتظام ہو گیا۔ یہ روپیہ مسجد کی زمین کی خریداری کے لیے لندن بھجوا دیا گیا۔ آپؓ کے ارشاد کے مطابق اگست 1920ء میں حضرت چودھری فتح محمد سیالؓ نے جو لنڈن میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کا کام سنبھالے ہوئے تھے ایک قطعہ زمین مع مکان جس کا احاطہ ایک ایکڑ کے قریب تھا بعوض تیس ہزار روپے خرید لیا۔ حضورؓ نے ستمبر 1920ء میں اس مسجد کا نام مسجد فضل تجویز فرمایا۔ اس مسجد کے لیے مردوں، خواتین اور بچوں نے 94641 روپے جمع کیے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے دورۂ یورپ کے دوران 19 / اکتوبر 1924ء کو مسجد فضل لندن کا بنیادی پتھر رکھا جس پر انگریزی میں مضمون درج تھا جو حضورؓ کے اس خط کے مطابق ہے جس میں آپ نے فرمایا:

"قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" میں میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ جس کا مرکز قادیان پنجاب ہندوستان ہے۔ خدا کی رضا کے حصول کے لئے اور اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انگلستان میں بلند ہو۔ اور انگلستان کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پاویں جو ہمیں ملی ہے آج 20/ ربیع الاول 1343ھ کو اس مسجد کی بنیاد رکھتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے۔ اور اس مسجد کی آبادی کے سامان پیدا کرے اور ہمیشہ اس کے لئے اس مسجد کو نیکی، تقویٰ، انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے اور یہ جگہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ اور حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ بروز و نائب محمد علیہا الصلوٰۃ والسلام کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانے کے لئے روحانی سورج کا کام دے اے خدا تو ایسا ہی کر۔ 19 / اکتوبر 1924ء۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

میں میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ جس کا مرکز قادیان پنجاب ہندوستان ہے خدا کی رضا کے حصول کے لئے اور اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انگلستان میں بلند ہو اور انگلستان کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پاویں جو ہمیں ملی ہے آج 20 ربیع الاول ۱۳۴۳ھ کو اس مسجد کی بنیاد رکھتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے اور اس مسجد کی آبادی کے سامان پیدا کرے اور ہمیشہ کے لئے اس مسجد کو نیکی تقویٰ۔ انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے اور یہ جگہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ بروز و نائب محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانے کے لئے روحانی سورج کا کام دے اے خدا تو ایسا ہی کر

۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء

مسجد کے سنگِ بنیاد کا نظارہ

امام مسجد لندن حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب دردؓ نے 28 ستمبر 1925ء کو اس مسجد کی تعمیر کا کام شروع کروایا جو 1926ء میں مکمل ہؤا۔ اس تعمیر میں لجنہ اماء اللہ کا مسجد برلن فنڈ میں جمع کیا ہؤا چندہ یعنی 72761 روپے بھی استعمال میں لایا گیا جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے پنجاب گورنمنٹ کے سابق وزیر خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب نے 3 / اکتوبر 1926ء کو مسجد فضل لندن کا افتتاح کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے افتتاحی تقریب کے لیے صدر جلسہ اور تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور اسلام کی دعوت دینے کے لیے بذریعہ تار ایک طویل پیغام بھیجا۔

حضرت میر محمد اسمٰعیلؓ کے جذبات کے عکاسی کرتے ہوئے اشعار ؎

بانیٔ مسجد لنڈن ہے مسیح موعودؑ
ثانیٔ مسجد اقصیٰ ہے یہ مغرب کی کلید
لِلّٰہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

(بحوالہ اخبار الفضل قادیان دارالامان۔ 8/اکتوبر 1926ء)

/http://thelondonmosque.com

1931ء میں ایک بار پھر لجنہ اماء اللہ کو اس مسجد کی خدمت کا اعزاز حاصل ہوُا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسجد کی مرمت کے لیے چندہ کی تحریک کی اس وقت اس مسجد کا گنبد انجینئرنگ نقص کی وجہ سے خطرے کی حالت میں تھا اور پوری عمارت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا۔ آپؓ چاہتے تھے کہ صرف لجنہ کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہونے والی اس مسجد کی مرمت کے لیے بھی لجنہ ہی آگے بڑھے تاکہ یہ تاریخی مسجد انہی کے نام سے منسوب رہے۔

مسجد خدیجہ، جرمنی

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ 1923ء میں تو برلن میں مسجد کی تعمیر کا منصوبہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا لیکن 86 سال کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو جرمنی کے اسی شہر میں مسجد خدیجہ کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی۔ اس مسجد کی تعمیر میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا برقی پیغام سنایا جا رہا ہے

افتتاح کے بعد 10/اکتوبر کو آذان کا نظارہ

جس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد فضل لندن کی تعمیر کے لیے چندے کی تحریک فرمائی تو کئی خواتین نے اپنا تمام تر زیور بلا جھجک حضورؓ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔ مسجد برلن کے لیے احمدی مستورات کے ذریعے اکٹھی کی جانے والی رقم بھی اس مسجد کی تعمیر میں لائی گئی۔ ایک مخلص خاتون محترمہ کریم بی بی صاحبہ زوجہ محترم منشی امام الدین صاحب پٹواری نے اپنی والدہ کی نشانی کے طور پر صرف ایک زیور اپنے پاس رکھ کر باقی سارا زیور پیش کر دیا جو ترازو میں سیروں کے حساب سے تولا گیا۔

(بحوالہ اصحاب احمد جلد اوّل صفحہ 125)

انگلستان میں جماعت احمدیہ کی تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے جو لجنہ کی مثالی اطاعت اور مالی قربانیوں کی گواہی دیتی رہے گی۔ صاحبزادہ شریف احمدؓ نے اس موقع پر یہ اشعار کہے ؎

مبارک ہو تمہیں لنڈن میں مسجد کا بِنا کرنا
زمینِ کفر میں اللہ اکبر کی ندا کرنا
خدا کی راہ پر بس ایک تم ہی چلنے والے ہو
کہ آساں جانتے ہو مال کو جاں کو فِدا کرنا

لجنہ کو نمایاں طور پر مالی اخراجات اٹھانے کی توفیق ملی۔ کل خرچ 17 لاکھ یورو کا تھا جس میں سے 13 لاکھ یورو جرمنی کی لجنہ نے دیا اور باقی 4 لاکھ میں سے رقم کا بیشتر حصہ یوکے لجنہ نے فراہم کیا۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 2 جنوری 2007ء کو مسجد خدیجہ کا سنگِ بنیاد رکھا تھا اور مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد 17 ؍ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک 2008ء کو اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے 2 ہال ہیں اور ہر ہال کا رقبہ 168 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے مینار کی اونچائی 13 میٹر ہے اور گنبد کا قطر 9 میٹر ہے۔

مسجد کی تعمیر کے ساتھ اسی احاطہ میں ایک رہائشی حصہ اور دفاتر تعمیر کیے گئے ہیں۔ رہائشی حصہ میں ایک 4 کمروں کی رہائش گاہ، اس کے علاوہ 2 کمروں کی رہائش گاہ اور ایک کمرہ مہمان خانہ شامل ہے، اس کے علاوہ 4 دفاتر، ایک لائبریری اور ایک کانفرنس روم شامل ہے۔ یہاں بڑے جماعتی کچن کی سہولت بھی موجود ہے اور 22 گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ ہے۔

یہ تاریخی مسجد 1.7 ملین یورو میں مکمل ہوئی تھی اور اس کے اخراجات لجنہ اماء اللہ نے برداشت کیے تھے اور اس مسجد کا ڈیزائن محترمہ مبشرہ الیاس صاحبہ نے تیار کیا تھا۔ یہ مسجد صرف خواتین کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہوئی تھی۔ 1.3 ملین یورو کا خرچ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے برداشت کیا تھا جبکہ بقیہ 4 لاکھ یورو میں سے بڑا حصہ لجنہ اماء اللہ یوکے نے ادا کیا تھا۔ یہ 2 منزلہ مسجد دور سے نظر آتی ہے اور اس کا بلند مینار اور گنبد لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

/https://www.alfazl.com/2019/12/24/12098

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر احمدی خواتین کے مساجد سے پیار کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا:

"احمدی عورتوں کو خاص طور پر آج اس حوالے سے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو قربانی انہوں نے کی ہے اس کا فائدہ تبھی ہو گا جب اس سے ہمیشہ فیض اٹھاتے چلے جانے کی کوشش کریں گی اور وہ کوشش تبھی کامیاب ہو گی جب اپنے بچوں کی تربیت اس نہج پر کریں گی جس کی تلقین خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمائی ہے اور ان کا مسجد سے تعلق جوڑیں گی۔

اسی طرح مرد بھی یاد رکھیں کہ عورتوں نے اس مسجد کی تعمیر سے جو احسان آپ پر کیا ہے اس کا حق اسی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ بہت سارے مرد کہیں گے کہ پیسے تو ہم سے ہی لئے تھے، بے شک لئے ہوں گے لیکن پھر دینا بھی بڑی قربانی ہے۔ بہرحال اس کا حق اس طرح ادا ہو سکتا ہے، احسان کا بدلہ تب اثر کر سکتا ہے جب آپ مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ برلن کی مسجد کی تعمیر نے یہ سبق بھی آپ کو دیا ہے کہ عورتوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے مرد عبادت گزار ہوں اور اگر ان کے بس میں ہو تو وہ ہر جگہ آپ کو مسجد بنا کر دیں۔ جب مَیں کینیڈا گیا تو کینیڈا کی لجنہ نے ایک ملین ڈالر کی قربانی دی کہ اس سے مسجد بنا دیں۔ لیکن زائد بھی خرچ ہو گا تو کہتی ہیں بہرحال ہم دیں گی۔ ایسی قربانیاں ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ مسجدوں میں آنے کی فرضیت تو مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں کا تو اگر دل چاہے تو جمعہ پر آنا ہے نہیں تو نہیں آنا۔ یا پھر اگر کوئی اپنا فنکشن ہؤا تو اس پر کبھی کبھار یہاں آنا ہے۔ پس مساجد کی تعمیر کے لئے عورتوں کی قربانی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانی کرتی ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ میری یہ سوچ صرف خوش فہمی پہ مبنی نہ ہو بلکہ عورتیں اپنے بچوں کی بقا اور اپنے مردوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے جو قربانیاں کر رہی ہیں وہ اسی سوچ کے ساتھ ہوں اور یہ سوچ پھر یقیناً عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گی۔"

(خطبات مسرور، جلد ششم، صفحہ 427)

لجنہ اماء اللہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مساجد کے لیے مالی قربانیاں

امریکہ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام 1935ء میں ہؤا۔ امریکہ میں پٹس برگ کی لجنہ سب سے پہلے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نظام سے مربوط ہوئی اور انہیں شعبہ تعلیم، مالی قربانی اور رپورٹنگ سے متعلق ہدایات موصول ہوئیں۔ 1949ء میں لجنہ امریکہ کو مرکز کی طرف سے رسالہ الوصیت اس تاکید کے ساتھ موصول ہؤا کہ اسے پڑھ کر امریکی بہنوں کو اس کے بارے میں بتایا جائے۔ رسالہ پڑھنے کے بعد امریکہ میں ایک الگ قبرستان بنانے کی تجویز ہوئی جو اس وقت پٹس برگ، کلیولینڈ، ڈیٹن اور اوہائیو کی لجنات کی تگ و دَو سے پایۂ تکمیل تک پہنچا۔

1949ء میں لجنہ امریکہ کو امریکہ میں پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی

"اس سال کے دوران لجنہ ڈیٹن نے ایک مسجد کی تعمیر کے لیے اخراجات کے لیے رقم جمع کرنے میں بھی مدد کی۔ ان بہنوں نے اس مسجد کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ بہن کریمہ شفیق صاحبہ (صدر) کی زیرِ نگرانی اور زیرِ ہدایت اور بہن لطیفہ کریم صاحبہ اور امۃ الالٰہی کی کبھی نہ بُھلائی جانے والی اور اَنمٹ قربانیوں کے طفیل جو کہ رقم، وقت اور زمین کی ضرورت میں تھیں امریکہ میں پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ تمام مقامی لجنات نے چندہ جمع کر کے اور اس کے لیے خصوصی دعائیں کر کے اس منصوبہ میں حصہ لیا۔"

(تاریخ لجنہ اماء اللہ، جلد دوم، صفحہ 93)

مسجد نصرت جہاں، کوپن ہیگن، ڈنمارک

یہ مسجد ڈنمارک کی پہلی مسجد ہے جو 1966ء میں لجنہ اماء اللہ کے چندہ سے تعمیر ہوئی۔ اس سے قبل اس ملک میں کوئی مسجد نہ تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حضرت اماں جانؓ کے نام پر اس مسجد کو نصرت جہاں نام عطا فرمایا۔

1964ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے پچاس سال مکمل ہو رہے تھے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر کے طور پر صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، حضرت سیّدہ اُمّ متین مریم صدیقہؒ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں اس مسجد کی تعمیر کی تجویز پیش کی اور اخراجات اٹھانے کی ذمہ داری بھی لی۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے لجنہ اماء اللہ نے 600, 000 روپے جمع کیے۔ 6 مئی 1966ء کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد وکیل اعلیٰ وکیل التبشیر نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بنفس نفیس کوپن ہیگن تشریف لے جا کر 21 جولائی 1967ء کو نماز جمعہ کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر آپؒ نے حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ کے نام بذریعہ تار یہ پیغام بھیجا:

”الحمد للہ مسجد نصرت جہاں کا افتتاح آج سوا بجے بعد دوپہر عمل میں آیا۔ اس مسجد کی تعمیر یورپ میں بالعموم اور ڈنمارک میں بالخصوص اسلام کی ترقی اور غلبہ کے حق میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ میری طرف سے اور سکنڈے نیویا کے احمدیوں کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کو مبارک پہنچا دیں۔ مسجد کی عمارت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔ افتتاح کی تقریب میں یورپ کے مبلغین اسلام، احمدی احباب، غیر ملکی سفراء ڈنمارک کی سربر آوردہ ہستیوں اور شہریوں نے شرکت کی۔ بعد ازاں پریس کانفرنس میں عالمی اخبارات کے نمائندے بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے انٹرویو ریکارڈ کیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اسے مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے اور ہماری حقیر کوششوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ (خلیفۃ المسیح)"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ مورخہ 24 جولائی 1967ء)

مسجد کے افتتاح کے موقع پر فرمایا:

مسجد نصرت جہاں اسم بامسمیٰ ثابت ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا کہ یہ مسجد اہل یورپ کی مدد کے لیے قائم ہوئی ہے۔ اس مسجد کے ذریعہ جو نور کی کرنیں پھیلیں گی۔ وہ سب کے دلوں کو منور کرتی چلی جائیں گی حتّٰی کہ لوگ خدائے واحد کو پہچان کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سایہ تلے آجائیں گے اور اس آتشیں تباہی سے محفوظ ہو جائیں گے جو آج دنیا کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔

(مصباح اکتوبر 1967ء) (الفضل 14 / اپریل 1970ء)

مسجد خضر سلطانہ

ربوہ کے ریلوے سٹیشن سے جنوب کی طرف محلہ دارالرحمت وسطی میں یہ چھوٹی سی مسجد ہے۔ مکرمہ سیّدہ خضر سلطانہ دہلوی اہلیہ مکرم محمد یونس کو یہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کو اپنے میاں کے ساتھ 1928ء میں جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے کی یعنی بیعت کی توفیق ملی۔ اپنے خاندان میں صرف آپ دونوں ہی احمدی تھے اور آپ کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ 1947ء کے فسادات میں دہلی میں آپ کے شوہر کی وفات ہوئی اور آپ 1948ء میں کراچی، پاکستان آگئیں۔ آپ ایک نیک سیرت دعاگو خاتون تھیں۔ آپ نے کراچی کے ایک حلقہ سعید منزل کی بحیثیت لجنہ صدر خدمات سرانجام دیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے مسجد تعمیر کروانے کے سامان اس طرح مہیا فرمائے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے مکرمہ خضر سلطانہ صاحبہ کو ان کی درخواست پر ربوہ میں ایک کنال کا ایک پلاٹ عطا کیا تھا جس پر آپ نے مکان تعمیر کروالیا۔ آپ کے پاس کچھ زیور بھی تھا اور ہر وقت یہ خیال رہتا کہ اسے کسی اچھے کام میں استعمال کروں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں اپنا یہ ربوہ میں تعمیر شدہ مکان وقف کرنے اور اس کے ایک حصہ میں خانۂ خدا کی تعمیر کا خیال ڈالا اور آپ نے اس کے مطابق وصیت کر دی۔

آپ 22 جولائی 1964ء کو وفات پا گئیں۔ صدر انجمن احمدیہ سے منظوری کے بعد بطور مسجد ایک کچا کمرہ تعمیر کیا گیا اور اس کا نام مسجد خضر سلطانہ تجویز ہوا۔ 1969ء میں اسے پختہ عمارت میں تبدیل کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے اس سادہ سی مسجد کی بنیاد رکھی۔

(ماخوذ از المحراب صفحہ 116، تاریخ لجنہ اماء اللہ، جلد دوم صفحہ 42)

اللہ تعالیٰ کے کاموں میں بظاہر نظر آنے والی برکات سے کہیں بڑھ کر انعامات اور فضل پنہاں ہوتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر سے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف مکرمہ خضر سلطانہ مرحومہ کی مخلصانہ خواہش کو پورا فرمایا بلکہ اپنی ایک اور نیک بندی کی سچی نیت کو بھی ثمر بار کیا۔ تفصیل درج ذیل ہے:

لیڈی ڈاکٹر مکرمہ سعیدہ اختر آف کراچی (بنت حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے مہر سنگھ) حج بیت اللہ کے بعد میدانِ عرفات اور صفا و مروہ کے دو ٹکڑے پتھر کے بطور تبرک ساتھ لائی تھیں اس نیت کے ساتھ کہ خدا کے کسی گھر میں نصب کروں گی۔ چنانچہ مسجد خضر سلطانہ کے اندرونی پلستر کے دوران 4 جولائی 1969ء کو ایک پتھر مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی نے محراب میں اور

دوسرا ملک محمد شفیع صاحب نو شہروی صدر محلّہ دارالرحمت وسطی نے نصب کیا۔
(تاریخ احمدیت۔ جلد25۔ صفحہ 283)

مسجد بیت الھدیٰ، سڈنی۔ آسٹریلیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مسجد بیت الھدیٰ کے سنگِ بنیاد کی تقریب کے موقع پر

جماعت احمدیہ کی ہر ایک ترقی اور کامیابی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام 'میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا' پورا ہوتا ہؤا ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ایسے ہی نظارے سرزمینِ آسٹریلیا نے 30 ستمبر 1983ء میں مسجد بیت الھدیٰ کی تعمیر کے وقت دیکھے جہاں سے اس برّاعظم میں بھی اسلام کی فتح اور غلبہ کا سنہری دور شروع ہوگیا۔ اس مسجد کی تعمیر میں لجنہ اماء اللہ نے بھرپور حصہ لیا۔ خاص طور پر اس کا گنبد فائبر گلاس سے لجنہ نے تیار کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس موقع پر فرمایا:

بیت الہدیٰ
سڈنی آسٹریلیا
اس کا افتتاح
حضرت خلیفۃ المسیح
ایدہ اللہ تعالیٰ
نے جولائی ۱۹۸۹ء میں
فرمایا۔ اس بیت الہدیٰ
کا گنبد فائبر گلاس کے
کام سے لجنہ اماء اللہ
آسٹریلیا نے تیار کیا۔

یاد رکھنا کہ آج کا دن جبکہ ہم اپنی پہلی مسجد اور پہلے مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں برّاعظم آسٹریلیا کی تاریخ کا عظیم ترین دن ہے۔ وہ زمانہ بہت دُور نہیں جب آسٹریلیا کے باشندے جوق در جوق اس مسجد کی زیارت کے لیے آیا کریں گے اور اس خانۂ خدا میں عبادت کرتے ہوئے اس عظیم دن کو یاد کریں گے جبکہ اللہ کے ایک عاجز بندے نے بڑی متضرّعانہ دعاؤں کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ وہ اس مسجد کے صحن میں آنسو بہاتے ہوئے دعائیں دیں گے ان سب مخلصین کو جنہوں نے اسلام کی فتح کے اس پہلے یادگاری نشان یعنی اس خانۂ خدا کی تعمیر میں مال اور جان کی قربانی پیش کی تھی۔ اور حسرت کریں گے کہ کاش ہم بھی اس زمانہ میں ہوتے تو ہمارا نام ان مجاہدین کی صف میں لکھا جاتا جنہوں نے آسٹریلیا میں اسلام کے غلبہ کی داغ بیل ڈالی۔

(ہفت روزہ بدر قادیان، 2/اکتوبر 1983ء)

مسجد بیت الہدیٰ۔ سڈنی آسٹریلیا

مسجد بیت المبارک، ہیگ۔ ہالینڈ

1950ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر کہ یہ مسجد بھی صرف احمدی بہنوں کی مالی قربانی سے تعمیر کی جائے، لجنہ نے مسجد مبارک ہالینڈ کے لیے چندہ اکٹھا کرنا شروع کیا۔ کافی تگ و دَو کے بعد وہاں کی جماعت نے جب مسجد کے لیے ایک قطعہ اراضی خریدنا چاہا تو انہیں وہاں کے کیتھولک چرچ کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ یہ قطعہ اس وقت اس چرچ اور ایک کیتھولک انسٹی ٹیوٹ کے قریب تھا۔ ہیگ کی میونسپل کمیٹی نے اس چرچ کی مخالفت کا بھرپور مقابلہ کیا بالآخر مسجد کی تعمیر کے حق میں فیصلہ ہؤا۔ یہ خبر میڈیا میں خوب نشر ہوئی جو ازدیادِ ایمان کے ساتھ تبلیغ کا باعث بھی بنی۔

7 جولائی، 1950ء میں مسجد کے لیے یہ زمین خریدی گئی اور 1955ء میں یہ عالیشان مسجد تعمیر کی گئی جس کا تمام تر خرچ لجنہ اماء اللہ نے اٹھایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زیرہدایت 12 فروری 1955ء کو چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ نے کھدائی کرکے اس کی تعمیر کی بنیاد رکھی اور 20 مئی 1955ء کو سنگ بنیاد رکھا۔ 19 جون 1955ء کو حضرت مصلح موعودؓ مسجد کی تعمیر دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ 9 دسمبر 1955ء میں مسجد مبارک، ہیگ کا افتتاح عمل میں آیا۔ احمدی خواتین کو مالی قربانی اور ایثار کی مثال قائم کرنے میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ نے سرخرو فرمایا۔ اور مالی تحریک کی معین رقم (ایک لاکھ پندرہ ہزار) سے زیادہ، ایک لاکھ تنتالیس ہزار چھ سو چونسٹھ روپے کی رقم پیش کرنے کی توفیق ملی۔

"حضرت مصلح موعودؓ نے تعمیر مسجد ہیگ کے لیے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی تحریکِ خاص فرمائی تھی مگر خواتینِ احمدیت نے اپنے آقا کے حضور ایک لاکھ

تینتالیس ہزار چھ سو چونسٹھ روپے کی رقم پیش کر دی بلکہ بعض مستورات تو اس مد کے ختم ہونے کے بعد بھی چندہ بھجواتی رہیں۔" (تاریخِ احمدیت جلد 11 صفحہ 182)

اس مالی قربانی میں پاکستان کے علاوہ پوری دنیا سے جن ممالک کی احمدی خواتین نے حصہ لیا ان میں بورنیو، بٹورا، نیروبی، کولمبو، شام، کستموں، امریکہ، ہالینڈ، ماریشس، تہران، کماسی، ممباسہ، ٹانگانیکا، غانا، دارالسلام، کویت، سعودی عرب، بحرین، نائجیریا، عدن، مسقط اور دمشق شامل ہیں۔

مسجد مبارک، ہیگ کی تعمیر ہالینڈ میں غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہاں کے ایک اخبار نے لکھا:

"مسلمان دو دفعہ اس سے پہلے بھی یورپ میں آئے۔ ایک دفعہ آٹھویں صدی میں اور دوسری دفعہ پندرھویں صدی میں۔ مگر دونوں دفعہ ان کا آنا سیاسی نوعیت کا تھا مگر اس دفعہ ہمارے زمانہ میں ان کی آمد یورپ میں عقبی دروازہ سے ہوئی ہے اور اس طرف سے انہیں کسی لشکر یا فوج کا سامنا نہیں کرنا پڑا بلکہ اس کے برعکس انہیں وہ خالی دل ملے ہیں جن سے عیسائیت عرصہ ہوا نکل چکی ہے۔" (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 181)

Sir Muhammad Zafrulla Khan[ra] leading silent prayers after the foundation stone ceremony of the Mubarak Mosque in Holland

مسجد مبارک، ہیگ، ہالینڈ کی تقریبِ سنگِ بنیاد کے بعد دعا کا منظر

Sir Muhammad Zafrulla Khan[ra] laying the foundation stone of the Mubarak Mosque in The Hague in 1953

سر محمد ظفر اللہ خانؓ مسجد مبارک، ہیگ، ہالینڈ کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں ۱۹۵۳ء

(Mosques-Around-the-World.pdf)

مسجد مبارک، ہالینڈ

مسجد مبارک، ہالینڈ کے افتتاح کے موقع پر حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خانؓ نے فرمایا:

اس مسجد کی تعمیر اس فنڈ سے ہوئی ہے جو ہماری احمدی بہنوں نے جمع کیا ہے اور اس فنڈ میں جن مستورات نے حصہ لیا ہے ان کا بیشتر حصہ غریب ہی نہیں بلکہ بہت ہی غریب ہے ایسے حالات میں ان کا یہ کارنامہ ان کی بہت بڑی قربانی کا آئینہ دار ہے۔ یہ خبر یقیناً ان کے لیے بڑی مسرّت کا باعث ہو گی کہ ان کی یہ خواہش کہ ایک دور دراز ملک میں مسجد کی تعمیر کی جائے اب پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ اور جس غرض کے پیشِ نظر اس خانۂ خدا کو بنایا گیا تھا اسے بروئے کار لانے کا وقت آ گیا ہے۔ اس موقع پر بہت ہی مناسب ہو گا کہ ہم اپنی بہنوں کو ان کی قربانی، ان کے اخلاص اور ان کی شبانہ روز محنت کی قدر دانی کرتے ہوئے جو کہ انہوں نے اسلامی مقاصد کی تکمیل کے لیے انجام دی، انہیں دلی شکریہ اور مبارکباد کا پیغام بھیجیں۔

(الفضل 3/اپریل 1956ء صفحہ 3، بحوالہ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم صفحہ 42-43)

قربانی و ایثار کے باب میں مردوں کے دوش بدوش احمدی مستورات نے بھی کئی اہم سنگ میل نصب کیے ہیں۔ مسجد فضل لندن، مسجد مبارک ہیگ (ہالینڈ) اور مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن (ڈنمارک) کی تعمیر کے تمام تر اخراجات خواتین نے ہی برداشت کیے ہیں۔ جبکہ نائجیریا میں چار مساجد احمدی مستورات کے چندوں سے تعمیر کی گئی ہیں۔ نیز بشمول جرمن، دو زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی اشاعت بھی خواتین کے چندے سے کی گئی ہے۔

https://www.alfazl.com/2021/06/01/30815/

نائجیریا میں مساجد کی تعمیر

1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ مغربی افریقہ کے اپنے پہلے دورہ پر تشریف لے گئے جس میں نائجیریا، غانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیر الیون کا دورہ شامل تھا۔ نائجیریا کی سرزمین کے لیے 11/اپریل کا تاریخی دن تھا

جب پہلی بار یہاں خلیفۂ وقت کا ورودِ مسعود ہوا۔ آپ کا جہاز 11 اپریل 1970ء کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس کے ہوائی اڈے پر اترا۔ اسی روز نائیجیریا کے مسلمانوں کی تنظیم، نائیجیرین مسلم کونسل اور جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے مشترکہ طور پر حضورؒ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ 12 / اپریل کو آپؒ نے لیگوس سے ساٹھ میل کے فاصلے پر ایک شہر ایجو بواوڈے میں نئی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ آپؒ نے مسجد کے صحن میں افتتاح کی یادگاری تختی نصب فرمائی اور پھر انگریزی میں وہاں پر موجود 5 ہزار کے قریب احمدی اور غیر احمدی احباب سے خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد حضور کا تعارف محترمہ فاطمہ علی صاحبہ سے کرایا گیا یہ وہ مخلص خاتون تھیں جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے لیے ایک خطیر رقم دے کر عمارت جماعت کو عطیہ کے طور پر پیش کی تھی۔ حضور نے ان کے لیے دعا کی۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ، جلد سوم، صفحہ 85)

پہلی مسجد اباداں شہر میں 1968ء میں تعمیر ہوئی اور اس کے تمام اخراجات یہاں کی لجنہ کی ایک رکن مکرمہ الحاج عائشہ سیکونی نے اٹھائے۔

دوسری مسجد 'احمدیہ سینٹرل مسجد' شہر اجے بو-اوڈے، اوگوں (Ijebu-Ode, Ogun) میں تعمیر کی گئی جس کے تمام اخراجات مکرمہ الحاجہ فاطمہ ٹانیموو علی نے ادا کیے۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 12/اپریل 1970ء کو اپنے دست مبارک سے فرمایا۔

1970ء ہی میں جنوبی افریقہ میں بھی لجنہ اماء اللہ کو پہلے مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں کی جماعت کی ایک مخلص خاتون مکرمہ عائشہ پٹ صاحبہ نے اس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ (بحوالہ سلسلہ احمدیہ، جلد سوم، صفحہ 666)

لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کو اوگوں ریاست کے دارالحکومت ابے کوٹا شہر میں احمدیہ مسلم مسجد سویویں (Soyuye) تعمیر کروانے کی توفیق ملی۔ اس کے تمام اخراجات ایک لجنہ ممبر مکرمہ الحاجہ رحمۃ اللہ نے ادا کیے۔ 10/اکتوبر 2020ء کو مکرم امیر نائجیریا مکرم الحاج عبد العزیز نے مسجد کا افتتاح کیا۔

مسجد بیت الناصر لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کی چندے سے تعمیر ہونے والی ایک اور مسجد بیت الناصر، الارو، اوگوں واقع ہے۔ اس کا افتتاح امیر صاحب نائجیریا مکرم الحاج عبد العزیز نے 31/جولائی 2021ء کو فرمایا۔ اس میں 400 نمازیوں کی گنجائش ہے۔

لیگوس صوبہ کی لجنہ کو احمدیہ مسلم مسجد روبیان (Robiyan) کی تعمیر کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ مسجد ابھی زیرِ تعمیر ہے۔

(بحوالہ https://www.alfazlonline.org/17/12/2022/74920/)

تعمیر مساجد میں لجنہ اماء اللہ کی انفرادی اور اجتماعی مالی کاوشوں کی چند اور جھلکیاں دیکھئے:

سسٹر بلقیس نے اجیبواوڈے نائیجیریا، شافیعہ اوکارے صاحبہ نے ہکارے نائیجیریا، الحاجہ فاطمہ علی صاحبہ نے جامعہ مسجد (اجیبواڈے) نائیجیریا اور ساریو نے اباداں میں ان مختلف مساجد کی تعمیر میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

مریم بی صاحبہ نے فجی جزائر میں مسجد کے لیے زمین عطیہ کی۔ مرحومہ مریم بی صاحبہ نے فجی میں 1966ء میں مسجد کی تعمیر کی غرض سے ایک قطعہ زمین عطیہ کیا۔ جس پر ان کی اولاد نے مسجد بلال کی تعمیر کی جو کہ Vanua Levu کے علاقہ Nasarwaqa میں واقع ہے۔

طوبیٰ تیکی صاحبہ نے فجی جزائر میں ایک پلاٹ عطیہ کیا جہاں مسجد مہدی تعمیر کی گئی۔ جس کا افتتاح 20/ اگست 2004ء میں ہوا۔

مکرمہ زلیخہ سودھن صاحبہ نے ماریشس میں 1944ء میں ایک قطعہ زمین عطیہ کیا جس پر بعد میں مولانا اسماعیل منیر صاحب نے کام شروع کروایا اور مولانا اسلم قریشی صاحب نے مکمل کیا جس کا نام مسجد مبارک رکھا گیا۔

1958ء میں Pallies میں Port-Louis کی مسجد نور، مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کے قیام کے دوران لکڑی اور لوہے کی شیٹ سے تعمیر کی گئی۔ مسز غلام حسین صاحبہ نے اس کی دوبارہ کنکریٹ سے تعمیر کے لیے عطیہ دیا اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے 2002ء میں اس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے 2003ء میں مسجد کی پہلی منزل کا افتتاح فرمایا۔

مکرمہ سلیمہ سوکیا صاحبہ نے Rose Hill شہر کے علاقہ Stanley میں 2000ء میں زمین عطیہ کی جس کا افتتاح 2001ء میں حضرت مولانا مرزا وسیم احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس کا خرچ خاتون تاؤجو، آمنہ تاؤجو اور محمد تاؤجو کی طرف سے محمد شمس تاؤجو صاحب نے ادا کیا۔ اسی طرح گھانا میں بہت سی لجنات نے مساجد اور زمینیں عطیہ کیں۔

(Ahmadiyya Mosques Around the World,37 Page)

مالی قربانیوں پر خواتین کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا خراجِ تحسین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے دورۂ مغربی افریقہ سے پاکستان واپس آنے کے بعد 13/ جون 1970ء کو لجنہ اماء اللہ ربوہ سے خطاب میں فرمایا:

میں نے دو ماہ تک مغربی افریقہ کے مختلف ممالک کا جو دورہ کیا ہے اس میں میں نے دیکھا ہے کہ وہاں پر مائیں اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا وہ اجتماعوں کے مواقع پر شور نہیں کرتے بلکہ غور سے تقاریر کو سنتے ہیں۔ کپڑے صاف ستھرے، نہانے کا التزام، اپنے گھروں کے آگے صفائی وغیرہ کا وہ لوگ خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ وہاں کی عورتوں کا تجارت کی

طرف بھی دماغ بہت چلتا ہے۔ چنانچہ بہت سی عورتیں کامیابی کے ساتھ تجارت اور کاروبار کرتی ہیں۔ اس وقت تک وہاں کی دو مخیرّ احمدی عورتیں لاکھوں روپیہ اپنی جیب سے خرچ کر کے دو شاندار مساجد تعمیر کرواچکی ہیں۔ جبکہ وہاں کے مردوں میں ایسی مثال نہیں ملتی۔ وہ دین کی خاطر مالی قربانیوں میں پیش پیش ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد26سال1970ء، صفحہ 121)

گوئٹے مالا میں مسجد اور مشن ہاؤس کا قیام

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کو توفیق دی کہ اس کے حضور سجدہ ریز ہونے والوں کے لئے اللہ کا ایک گھر تعمیر کروا سکیں۔ ہم اس کے لئے خاص طور پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دل سے شکر گزار اور آپ کے لئے دعا گو ہیں جنہوں نے انتہائی شفقت سے اس کی منظوری عطا فرمائی۔ $1020000 کی لاگت سے مسجد کی عمارت 2020ء میں مکمل ہو گئی اور نمازیں ادا ہونے لگیں۔ مسجد کا باقاعدہ افتتاح 2021ء میں ہوا۔ مسجد کے اوپر والی منزل پر مشن ہاؤس / مربی ہاؤس ہے اور اس مسجد میں 105 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ جبکہ مشنری آفس اور لائبریری کی جگہ بھی ہے۔

(مختصر تاریخ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا(قسط1)Daily Alfazl Online)

سرینام میں مسجد

مکرمہ نصیرن بدولہ کو جو لجنہ اماء اللہ سرینام کی کافی عرصہ تک صدر رہیں، اپنے میاں مکرم حسینی بدولہ کے ساتھ مل کر اپنی تین ہزار مربع میٹر ذاتی زمین پر جماعت سرینام کی پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس مسجد کی تعمیر کن حالات میں ہوئی اس کا ذکر الفضل آن لائن میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں درج ہے:

قبول احمدیت کے چند سال بعد اس جوڑے نے اپنی ملکیتی زمین پر مسجد بنانے کی ٹھانی، اس مقصد کے لئے تین ہزار مربع میٹر زمین جماعت کے لئے وقف کی اور مسجد کی تعمیر شروع کی۔ مسجد کی تعمیر کے آغاز کے چند دن بعد مؤرخہ 18/جون 1961ء بروز اتوار باقاعدہ افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم مولانا بشیر احمد آرچرڈ مبلغ سلسلہ گیانا اس تقریب میں شمولیت کے لئے خاص طور پر سُرینام تشریف لائے۔ سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حسینی بدولہ صاحب حسب توفیق خرچ اکٹھا کر کے مسجد کی تعمیر میں مصروف رہے آپ اس مسجد کے معمار بھی تھے اور مزدور بھی۔ ان کی اہلیہ محترمہ نصیرن بدولہ نے لمبا عرصہ کپڑوں کی سلائی کا کام کر کے مالی معاونت کی اور تعمیر کے کام میں بھی شانہ بشانہ حصہ لیا۔ روزمرہ امور کی انجام دہی کے بعد سہ پہر کے وقت مسجد کی تعمیر کا کام کیا جاتا۔ اس کارِ خیر میں ان کے بیٹے بھی کماحقہ شامل ہوئے۔ خانۂ خدا کی تعمیر ابھی جاری تھی کہ جولائی 1969ء میں محترم مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب کی موجودگی میں مشن ہاؤس کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور یہ اضافی کام بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ مسجد کی تعمیر پیسے اور افرادی قوت کی کمی کی وجہ سے تقریباً دس سال میں مکمل ہوئی اور یہ حسینی بدولہ، نصیرن بدولہ اور ان کے بچوں کی طویل قربانی کے ثمر کے طور پر آج جماعت احمدیہ سرینام کی مرکزی مسجد کے طور پر ایستادہ ہے اور اسے خلیفۃ المسیح کی میزبانی کا شرف بھی حاصل ہے۔

(لجنہ اماء اللہ سُرینام کی مختصر تاریخ اور مالی قربانی، الفضل آن لائن، 17 دسمبر 2022ء)

لجنہ اماء اللہ بھارت کا مساجد کی تعمیر میں کلیدی کردار

مسجد احمدیہ خوردہ (اُڑیسہ): محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ سید فضل الرحمٰن صاحب مرحوم خوردہ جماعت کی پہلی صدر لجنہ تھیں۔ مرحومہ بہت نیک خاتون اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ خوردہ جماعت کے لئے انہوں نے اپنی زمین میں سے کچھ حصہ مسجد کے لئے قربان کر دیا تاکہ لوگ نماز کے پابند ہوں۔ مرحومہ نے اپنی اولاد کے ساتھ بات چیت کر کے اپنی ذاتی منزل کے سامنے والی زمین جو سڑک سے لگتی تھی مؤرخہ 21/اکتوبر 1993ء کو اپنے ذاتی خرچ سے مرکز کے نام رجسٹر کروادی۔

خوردہ جماعت چھوٹی ہونے کے ناتے مسجد کی تعمیر میں دیر ہوتی دیکھ کر مرحومہ نے خود اس کی تعمیر کا کام شروع کروادیا۔ پہلی منزل کی تعمیر کے اخراجات تقریباً پانچ لاکھ روپے انہوں نے خود برداشت کیے۔ اس مسجد کی عمارت تین منزلوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تعمیر کا کام تین سال میں مکمل ہوا۔

مکرمہ عتیدبی بی صاحبہ پنگار سنگھ کی پرانی ممبرات میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے 10 کاٹھا زمین تعمیر مسجد کے لیے صدر انجمن احمدیہ کے نام رجسٹر کروائی اور اپنی طرف سے 20000روپے تعمیر مسجد کے لیے دیا۔

کیرنگ جماعت صوبہ اڑیسہ کی پرانی جماعتوں میں سے ایک جماعت ہے۔ اس جماعت کی لجنہ کی ایک مخلص ممبر زیب النساء مرحومہ ہمیشہ مالی قربانیوں میں پیش پیش رہنے والی خاتون نے 1975ء میں کیرنگ جماعت کے حلقہ محمود آباد کے لیے ایک مسجد تعمیر کروائی۔ جس میں موصوفہ نے 6,00,000روپے کی قربانی پیش کی۔

علاوہ ازیں محمود آباد کے حلقہ ناصر آباد میں کیرنگ کی ایک ممبر نے 10,00,000 روپے دے کر مسجد تعمیر کروائی۔

تعمیر مساجد ضلع کھمم: حیدرآباد کی ایک ممبر نے 400 گز اور 500 گز زمین خرید کر صدر انجمن احمدیہ کے نام رجسٹر کروائی اور یہاں پر دو مساجد تعمیر ہوئیں۔ اسی طرح دہلی کی مسجد کے لیے بھی اپنا سونے کا ہار دیا۔

لجنہ اماء اللہ بھارت کی تاریخ ومعلومات Daily Alfazl Online -

آئیوری کوسٹ میں مسجد کی تعمیر

لجنہ اماء اللہ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت یہاں کی لجنہ کو بھی ملک کے تجارتی صدر مقام Abidjan میں جماعتی پراپرٹی مہدی آباد میں دو منزلہ مسجد کی تعمیر کی توفیق مل رہی ہے۔ آئیوری کوسٹ کے تمام ریجنز کی لجنہ اس مسجد کی تعمیر کے لیے چندہ اکٹھا کرنے میں مصروف ہے۔ اس مسجد کی تقریب سنگ بنیاد 21/مئی 2022ء میں منعقد ہوئی ہے۔

اس بابرکت تقریب کے مہمان خصوصی امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اس بابرکت تقریب سنگ بنیاد میں پہلی اینٹ مکرم امیر صاحب نے رکھی جبکہ ان کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ نے اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ، ریجنل مبلغین کرام، بیگمات مبلغین کرام اور تمام ریجن کے ایک ایک منتخب نمائندہ نے اس سعادت سے حصہ پایا نیز ساتھ ہی ساتھ شاملین میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی جس کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔

(https://www.alfazl.com/2022/06/05/49428/)

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے لجنہ کو مسجد کی تعمیر کے منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اپنی خاص نصرت سے نوازے، آمین۔

لجنہ اماء اللہ کینیا کی تعمیر مساجد میں مالی قربانیاں

لجنہ کو یہاں تین مساجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔

مسجد بیت المسرور۔ڈانڈورا کینیا: نیروبی کے نواحی شہر دانڈورا میں لجنہ اماء اللہ کینیا کو اپنے چندہ جات سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مسجد بیت المسرور کا افتتاح مکرم مولانا نعیم محمود چیمہ امیر و مشنری انچارج کینیا نے 2008ء میں کیا تھا۔

مسجد بیت الکریم ماریاکانی نیروبی، لجنہ اماء اللہ کینیا

ماریاکانی نیروبی سے ممباسہ جانے والی نیشنل ہائی وے پر ممباسہ سے تقریباً بارہ کلو میٹر پہلے ایک پررونق اور مصروف کاروباری قصبہ ہے جہاں جماعت نوے کی دہائی میں قائم ہوئی تھی اور نیروبی جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم قریشی عبدالمنان مرحوم اور ان کی فیملی نے یہاں بر لب سڑک ایک خوبصورت مسجد و معلم ہاؤس تعمیر کرایا تھا جسے سڑک کی توسیع کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا اور اسے دوبارہ تعمیر کرنا پڑا۔ چنانچہ اسے دوبارہ تعمیر کرنے کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کینیا نے اپنے ذمہ لی اور اپنے خرچ پر اسے دوبارہ تعمیر کرایا۔ اس مسجد میں یک صد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ سال 2009ء میں بعد از تکمیل مکرم مولانا نعیم محمود چیمہ امیر و مشنری انچارج کینیا نے اس کا افتتاح کیا۔

مسجد ووئی بیت الرحیم

ووئی نیروبی ممباسہ نیشنل ہائی وے پر ممباسہ سے قریباً 150 کلو میٹر پہلے ایک قدیم اور مشہور تجارتی مرکز ہے جو اس علاقے میں عربوں اور پرتگالیوں کے آنے سے پہلے بھی آباد اور مرکزی حیثیت کا حامل تھا۔ اب یہ ٹائیٹا ٹاویٹا کاؤنٹی کا ایک بڑا کاروباری مرکز ہے۔ ووئی کے علاقے میں جماعت کا پیغام سال 2000ء میں پہنچا اور اب اس ریجن میں تین مضبوط اور فعال جماعتیں قائم ہیں جن میں ایک جماعت مجنگو ہے جہاں جماعت کو ڈیرھ ایکڑ رقبہ پر محیط ایک قطعہ اراضی خریدنے کی توفیق ملی جس پر لجنہ اماء اللہ کینیا کی طرف سے 12/جون 2021ء کو مسجد کی تعمیر شروع ہوئی جس کا سنگ بنیاد مکرم و محترم مولانا طارق محمود ظفر امیر و مشنری انچارج کینیا نے رکھا اور اکتوبر 2021ء کو بعد از تکمیل آپ نے ہی اس کا افتتاح کیا۔ اس کا مسقف حصہ 30 مربع فٹ ہے۔ یہ لجنہ اماء اللہ کینیا کی طرف سے تعمیر کی جانے والی تیسری مسجد ہے۔ اب لجنہ اماء اللہ ہی یہاں مشن ہاؤس تعمیر کروا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کینیا کی ان قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ان مساجد کو نیک دل نمازیوں سے بھر دے۔ آمین ثم آمین۔

(رپورٹ مکرم محمد افضل ظفر مربی سلسلہ ایلڈوریٹ کینیا)

اس مضمون میں لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں کی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ مالی جہاد لجنہ اماء اللہ کے قیام سے اب تک ایک مسلسل سفر کی طرح جاری ہے۔ جہاں کہیں مسجد بنانے کی تحریک کی جاتی ہے لجنہ اپنی مثالی روایات کو قائم رکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر ہر مالی قربانی کی تحریک کا والہانہ استقبال کرتی ہے بلکہ بہت سے مواقع پر خواتین نے مردوں کی نسبت زیادہ قربانی اور ایثار کی مثالیں قائم کر کے خلفائے سلسلہ سے داد و تحسین اپنے نام کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور خانۂ خدا کی تعمیر کا جذبہ اگلی نسلوں میں بھی سرایت کر چکا ہے۔ چھوٹی بچیاں اور ناصرات اپنی عمر کے مطابق خانہ داری اور صنعت و دستکاری کے ہنر کو استعمال کرتے ہوئے اشیاء بنا کر مسجد کے لیے چندہ اکٹھا کرتی ہیں۔ نیز اپنی نقد جمع پونجی، زیورات، جیب خرچ، عیدی اور تحائف میں ملنے والی رقوم پیش کر کے مساجد اور جماعتی عمارتوں کی تعمیر میں پورے جوش و خروش سے حصہ لیتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ بھی بھلائی کے کاموں کے لیے مالی انتظامات کے نت نئے منصوبوں پر عمل پیرا نظر آتی ہے۔ آج بھی لجنہ اور ناصرات کے مینا بازاروں میں گھر کے بنے ہوئے کھانے، دیگر لوازمات، اچار مربہ جات، پودوں کی پنیری، ملبوسات، زیورات، روزمرہ استعمال کی اشیاء، پینٹنگز وغیرہ برائے فروخت رکھی جاتی ہیں اور ان سے حاصل ہونے والی رقوم لجنہ ہال، مساجد،

مشن ہاؤسز، اور خدمت خلق کے منصوبہ جات میں پیش کی جاتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ ہمیشہ تعمیرِ مساجد میں مالی معاونت میں پیش پیش رہی ہے۔ فرانس میں لجنہ کی مالی معاونت سے ایک مسجد زیر تعمیر ہے۔ناروے، کینیڈا، امریکہ اور دو دوسرے ممالک کی تواریخ بھی ایسی مثالوں سے روشن ہیں۔ مسجد فتح عظیم، مسجد بیت الاکرام، مسجد بیت القیوم جن کا حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے دورۂ امریکہ میں افتتاح فرمایا ہے، ان کی تعمیر میں بھی لجنہ اور ناصرات نے نمایاں طور پر حصہ لیا ہے۔

ہماری جماعت کی خواتین نے اپنی زیر تربیت نسلوں میں تعمیر مساجد سے رضائے خداوندی کے حصول کا جذبہ کوٹ کوٹ کے بھر دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اب ان کی اولادیں اپنی ماؤں کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر مساجد تعمیر کروا رہی ہیں۔ مثال کے طور پر مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی مرحوم ولد مکرم صوفی خدا بخش عبد زیروی نے اپنی والدہ محترمہ امۃ الکریم مرحومہ کے نام پر غانا میں حضورِ انور ایدہ اللہ کی اجازت سے ایک مسجد تعمیر کروائی ہے۔

اسی طرح مکرم مولانا عبد الباسط شاہد، مربی سلسلہ ابن مکرم میاں عبد الرحیم دیانت درویش نے اپنی والدہ مرحومہ مکرمہ آمنہ بیگم کی طرف سے نائجیریا میں دو مساجد مسجد آمنہ کے نام سے تعمیر کروائی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں مساجد کی بنیاد میں لگانے کے لیے ٹائل پر دعا کی۔ اور دعاؤں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کے نتیجہ میں آپ کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے یہ الفاظ آپ کے حق میں پورے ہوں کہ جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اس کے لیے اللہ اس جیسا گھر جنت میں بنائے گا۔ آپ کو اور آپ کے اہلِ خانہ کو اس کارِ خیر کا اجرِ عظیم پہنچتا رہے نیز اس موقع پر آپ کو امامِ وقت سے ملنے والی تمام دعائیں قبول فرمائے، آمین۔

خدا کرے کہ لجنہ اماء اللہ کی ہر رکن ہمیشہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت میں رہتے ہوئے ہمہ وقت جماعت کی خدمت کے لیے تیار اور خلیفہ وقت کے ہر ارشاد پر لبیک کہنے والی ہو۔ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہدایت فرمائی تھی کہ لجنہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے مل کر کام کرے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس اجتماعی برکت کی طاقت سے ہماری اگلی نسلیں اور ہمارے ارد گرد کا ماحول بھی فیض پاتا رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ دعا ہمارے اور ہماری آنے والی نسلوں کے حق میں قبول ہوتی رہے:

”مدد اور سب برکت اور سب کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ اس لئے دعا کی جائے اور کروائی جائے۔ ہمیں وہ مقاصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مدّ نظر رکھے ہیں اور ان مقاصد کے پورا کرنے کے لیے بہتر سے بہتر ذرائع پر اطلاع اور پھر ان ذرائع کے احسن سے احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بخیر کرے۔ آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی اپنے فضلوں سے راہنمائی کرے اور اس کام کو اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ کے لیے جاری رکھے یہاں تک کہ اس دنیا کی عمر تمام ہو جائے۔“

(لجنہ اماء اللہ کے متعلق ابتدائی تحریک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے قلم سے، 1922ء)۔

آمین۔

جماعت احمدیہ ریاستہائے متحدہ، امریکہ کا تہترواں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ امریکہ کا 73واں جلسہ سالانہ

جمعۃ المبارک 14 جولائی تا اتوار 16 جولائی 2023ء

پنسلوینیا فارم شو کمپلیکس، ہیرس برگ، پنسلوینیا

میں منعقد کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ اس جلسے کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

سانحہ ہائے ارتحال

مکرم حفیظ اللہ خان: آپ 21 فروری 2023ء کو ورجینیا میں انتقال کر گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

مرحوم 2006ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کے شعبہ مال میں محاسب متعیّن کیے گئے۔ آپ نے انتھک محنت، لگن اور پابندی کے ساتھ 17 سال تک احسن طریق پر یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

ڈاکٹروں نے آپ کے دل کی سرجری تجویز کی تھی لیکن کمزوریٔ صحت کے باعث یہ سرجری نہ ہو سکی تاہم آپ دو ماہ تک ہسپتال میں داخل رہے۔ آپ ورجینیا میں بحالیٔ صحت کے مرکز میں بہت سی بیماریوں کا بہادری سے مقابلہ کرتے رہے۔

مکرم ناصر احمد صوفی: آپ 8 فروری 2023ء کو کینیڈا میں بعمر 88 سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

مرحوم حضرت صوفی کرم الٰہیؓ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 اصحاب میں شامل تھے) کے پوتے تھے اور مکرم صوفی فضل الٰہی کے بیٹے تھے۔ مرحوم کو میرٹھ، قادیان، لاہور اور Ottawa میں رہنے کا موقع ملا اور بالآخر آپ نے ٹورانٹو میں رہائش اختیار کی۔ آپ 1968ء میں کینیڈا آئے تھے 1980ء کی دہائی میں بطور صدر جماعت مسی ساگا، کینیڈا خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے دو بیٹے، ایک بیٹی اور اگلی نسل سے 4 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ الحمد للہ آپ کی تمام اولاد مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت میں مصروف ہے۔ آپ کی نماز جنازہ مسجد بیت الاسلام پیس وِلیج، کینیڈا میں بروز سوموار 13 فروری 2023ء کو ادا کی گئی بعد ازاں اڑھائی بجے سہ پہر The Maple Cemetery میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

مکرمہ میمونہ کوکوئی: آپ 24 / اپریل 2023ء کو ایک مختصر سی علالت کے بعد شکاگو میں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ موصوفہ مکرم الحاج ابوبکر کوکوئی مرحوم کی اہلیہ تھیں جو نائیجیریا جماعت کے ابتدائی موصیان میں سے تھے اور طویل عرصہ تک بطور ناظم انصاراللہ، نائیجیریا خدمات کی توفیق بھی ملی۔ آپ کو متعدد مرتبہ ربوہ اور قادیان میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنے دو بیٹوں، مکرم حافظ مبارک کوکوئی اور مکرم حافظ قدوس کوکوئی، کو قرآن حفظ کرنے کے لیے ربوہ بھیجا۔

مرحومہ میمونہ کوکوئی نے اپنے بیٹوں، مکرم ظفر اللہ، مکرم حافظ مبارک، مکرم ابرہیم، مکرم صمد کوکوئی کے علاوہ اپنی اگلی دو نسلوں سے بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم غلام قادر چودھری (سلی کان ویلی): آپ 15 / اپریل 2023ء کو سان ہوزے، کیلی فورنیا میں بعمر 87 سال وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم غلام قادر 'مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰؓ اور مکرمہ نور بیگم از دارالصدر، ربوہ کے بیٹے تھے۔ آپ کے دادا حضرت منشی محمد دینؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 اصحاب میں سے نمبر 3 صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

اپنی جوانی کے ایام میں مرحوم غلام قادر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ آپ کے تمام خاندان کو خلافت سے گہری وابستگی حاصل تھی اور سب جماعتی خدمات کے جذبہ سے سرشار تھے۔ مرحوم غلام قادر صاحب انیس سال کی عمر میں نظام وصیّت میں شامل ہوئے۔ آپ 1960ء میں امریکہ تشریف لائے۔ سلی کان ویلی جماعت قائم کرنے میں آپ نے کلیدی کردار ادا کیا۔

آپ نے اپنی بیوہ مکرمہ مجیدہ عبد اللہ کے علاوہ ایک بیٹی مکرمہ نصرت جہاں قادر چودھری (نارتھ نیو جرسی)، اور ایک بیٹا مکرم سلیم احمد قادر (سلی کون ویلی)، بہو مکرمہ مبارکہ قادر، اور اگلی نسل سے تین بچے مکرم رئیس، مکرمہ انیسہ اور مکرم الیاس اور بہت سے قریبی عزیز سوگوار چھوڑے ہیں۔

مکرم منیر ملک: آپ 17 / اپریل 2023ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ مکرم بشیر ملک، سیکرٹری نیشنل Treasurer اور افسر جلسہ سالانہ کے والد گرامی اور مکرم وسیم ملک نائب امیر اور مکرم شاہد سعید (نارتھ ورجینیا) کے انکل تھے۔

مرحوم منیر ملک 10/اگست 1927ء کو پیدا ہوئے اور آپ نے قادیان میں پرورش پائی۔ 1987ء میں نیو یارک منتقل ہونے سے پہلے آپ پاکستان میں سیالکوٹ، لاہور اور کراچی میں رہے۔ آپ 2019 ء میں لوکسٹ گروو، ورجینیا آگئے اور یہیں آپ نے وفات پائی۔ آپ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام 'مکرمہ زینب بی بیؓ کے گریٹ گرینڈ سن، حضرت ملک نور الدینؓ کے گرینڈ سن اور حضرت ملک عزیز احمدؓ کے بیٹے تھے۔

مرحوم نہایت عاجزی سے پیش آنے والے اور محنتی انسان تھے۔ اسلام احمدیت پر پختہ ایمان رکھنے والے اور خلافت کے فِدائی تھے۔ آپ کو پاکستان میں ملازمت کے دوران شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے اپنے ایمان میں کبھی لغزش نہیں آنے دی۔

مرحوم کے لواحقین میں اہلیہ مکرمہ صفیہ منیر ملک، تین بیٹے مکرم بشیر ملک (نیشنل امین اور افسر جلسہ سالانہ جماعت امریکہ)، مکرم شبّیر ملک اور مکرم کبیر ملک اور اگلی نسل سے تین بچے شامل ہیں۔

مکرم احمد (کنکٹی کٹ): آپ 16/اپریل 2023ء کو بعمر 92 سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعوۡنَ۔ مرحوم 'مکرمہ ڈاکٹر سمیّہ جمال کے والد اور مکرم عمر اور مکرمہ زارا کے گرینڈ فادر تھے۔ مرحوم جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے، آپ نے 21 سال کی عمر میں 1951ء میں احمدیت قبول کی۔ ایک موقع پر آپ نے بیان کیا کہ میں نے احمدیت اس وجہ سے قبول کی اس نے مجھے اندھیروں سے روشنی کی طرف ہدایت دی۔ آپ کو 1950ء اور 1960 ء کی دہائیوں میں جماعت کی نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ آپ ایک عالمی شہرت یافتہ Jazz pianist and composer تھے۔ آپ نے اس سلسلے میں متعدد اعزازات حاصل کیے اور دنیا بھر کے مشہور مقامات پر اپنے فن کے مظاہرہ کا موقع ملا۔

مکرمہ ناہید اکمل: مکرمہ ناہید اکمل اہلیہ مکرم مرزا محمد اکمل وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعوۡنَ۔ مرحومہ مکرم عدنان مرزا، مکرم فرحان مرزا، مکرم انور مرزا اور مکرمہ سارہ اکمل کی والدہ تھیں۔ آپ مکرم عبد القیوم ملک اور مکرمہ طاہرہ کلثوم کی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر عبد الغنی بھیرؓ اور مکرم ٹھیکیدار عبد الرحمٰنؓ آف قادیان کی گرینڈ ڈاٹر تھیں۔ مرحومہ نے خود کو اسلام احمدیت کی خدمت اور غریبوں کی مدد کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ اسی طرح آپ ہمیشہ جماعتی تقریبات کے انتظامات کے لیے پیش پیش رہتیں۔ اپنے اس بے لوث جذبۂ خدمت کی وجہ سے آپ دوسروں کے لیے مثال تھیں۔

مکرم عبد الشکور ملک: آپ 7/اپریل 2023ء کو 89 سال کی عمر میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعوۡنَ۔ مرحوم مکرم ڈاکٹر عامر ملک (سابق صدر ہیوسٹن جماعت) کے والد تھے۔ آپ کے نانا حضرت غلام نبی شیخؓ آف سیالکوٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور اپنے گاؤں 'نوشہرہ ککے زیاں میں احمدیت متعارف کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔

مرحوم عبد الشکور ملک نے پاکستان میں ایئر فورس میں بطور ایروناٹیکل انجینئر کام کیا اور گروپ کیپٹن کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ آپ کو پندرہ سال کے طویل عرصہ تک بطور نائب امیر راولپنڈی جماعت خدمات کی سعادت ملی۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی خلافت سے غیر متزلزل محبت اور وفا آپ کے چاروں بچوں نے آپ سے ورثہ میں پائی۔

مرحوم کے لواحقین میں چار بچے 'مکرم ڈاکٹر عامر ملک (ڈیلس جماعت)، مکرمہ شازیہ سہیل، مکرمہ ڈاکٹر نادیہ ملک اور مکرمہ سعدیہ ملک (سلی کان ویلی جماعت) اور اگلی نسل سے دس بچے شامل ہیں۔

مکرم رشید الدین ملک (ٹورانٹو، کینیڈا): آپ 2/اپریل 2023ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعوۡنَ۔ آپ درویشِ قادیان، پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعودؓ اور مصنف سیریز 'اصحاب احمدؑ' مکرم ملک صلاح الدین، کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ مکرم رفیع ملک (صدر جماعت کولمبس) کے والد تھے

مرحوم انتہائی بے لوث شخصیت کے مالک تھے جنہیں کئی دہائیوں تک ان مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمات کی سعادت ملی: قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ، ایک طویل عرصہ تک سیکرٹری تحریک جدید و وقفِ جدید۔ مرحوم کو دو مرتبہ 1974ء میں اور 1984 ء میں اسیر رہِ مولیٰ رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ مرحوم کے سوگواران میں بیوہ، تین بیٹے اور اگلی دو نسلوں سے گیارہ بچے شامل ہیں۔

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد: آپ ایک مختصر سی علالت کے بعد 20/اپریل 2023ء کو نیو جرسی میں بعمر 94 سال فات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعونَ۔ مرحوم مکرم سیٹھ محمد خواجہ کے بیٹے تھے۔ آپ یکم ستمبر 1928ء کو حیدرآباد دکن، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے تایا مکرم سیٹھ شیخ حسن احمدی آف حیدر آباد دکن، انڈیا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی مکرم سیٹھ محمد خواجہ کے ساتھ مل کر طلباء اور سلسلہ کے خدمت گزاروں کو قادیان آکر اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیے وظائف فراہم کیے نیز انہوں نے حیدرآباد دکن میں احمدیہ مسجد، مدرسہ احمدیہ، مہمان خانہ، احمدیہ قبرستان اور دیگر اہم خدمات سمیت حیدر آباد دکن میں جماعت احمدیہ کے نظام کا بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے میں مدد کی۔ حیاتِ حسن' اور تاریخ احمدیت حیدرآباد، دکن' کتابوں میں ان اہم خدمات کا تفصیل سے ذکر ملتا ہے۔

مرحوم ڈاکٹر محمود احمد ایک ماہرِ تعلیم تھے۔ حیدرآباد دکن کی عثمانیہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ بیالوجی پروفیسر کے طور پر تعلیم الاسلام کالج لاہور سے منسلک ہوگئے۔ بعد ازاں آپ نے یوکے سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد کراچی یونیورسٹی چلے گئے اور وہاں چیئر مین آف فزیالوجی کے عہدہ تک ترقی پائی اور پھر بلوچستان یونیورسٹی میں چیئر مین آف فارماکالوجی متعیّن کیے گئے۔ آپ نے متعدد تعلیمی سوسائٹیز کی بنیاد رکھی اور سَو سے زائد تحقیقی مضامین شائع کیے۔

آپ اپنی اہلیہ ڈاکٹر صفیہ خان (بنت مکرم بابو اللہ داد خان) اور 3 بیٹوں اعزاز احمد، منصور احمد اور ناصر احمد کے ساتھ دستگیر سوسائٹی، کراچی (حلقہ دستگیر) میں رہتے تھے۔ آپ نے اپنے بیٹوں میں احمدیت اور تعلیم کی اہمیت کو اچھی طرح سے راسخ کر رکھا تھا۔ ان کے تینوں بیٹے ڈاکٹر ہیں اور امریکہ میں مقیم ہیں۔

مکرم پروفیسر مرزا بشیر احمد (نارتھ ورجینیا): آپ 5 مئی 2023ء کو بعارضۂ قلب بعمر 87 سال، اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعونَ۔ مرحوم 'صحابیٔ حضرت مسیح موعودؑ' حضرت مرزا غلام رسول پشاوریؓ کے بیٹے اور حضرت ملک سیف الرحمٰن، مفتی سلسلہ کے داماد تھے۔ آپ مکرم ملک مجیب الرحمٰن اور مکرم اطہر ملک، (ممبران نارتھ ورجینیا جماعت) کے بہنوئی تھے۔

مرحوم موصی تھے اور نہایت مخلص فدائی احمدی تھے۔ آپ کو پشاور اور نوشہرہ، خیبر پختونخوا، پاکستان کی جماعتوں میں مختلف حیثیتوں میں خدمات کی توفیق ملی آپ نوشہرہ جماعت کے صدر رَہے اور قائد خدام الاحمدیہ اور زعیم انصاراللہ کی حیثیت میں خدمات کی توفیق بھی ملی۔ تعلیم الاسلام کالج، گھٹیالیاں کی پرنسپل رہے۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں، نوشہرہ، کوہاٹ اور سوات کے گورنمنٹ کالجز میں فلاسفی کے پروفیسر رہے۔ مرحوم نے پشاور یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور شروع میں قانون کے شعبے سے منسلک رہے۔ آپ کے لواحقین میں اہلیہ مکرمہ امۃ الحمید مرزا، 3 بیٹیاں مکرمہ درِّ ثمین مرزا اہلیہ سلیمان چودھری (نارتھ ورجینیا)، مکرمہ وجیہہ بشریٰ (یوکے) اور مکرمہ فریحہ گُل (آسٹریلیا) اور ایک بیٹا مکرم طلحہ مرزا (نارتھ ورجینیا) شامل ہیں۔

مکرم اشرف ملک: آپ 8 مئی کو بعمر 86 سال وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعونَ۔ مرحوم 6 جون 1936ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ سن 2000ء میں امریکہ آئے۔ 6 سال تک Sacramento CA میں رہے اور پھر میری لینڈ منتقل ہوگئے۔ آپ کے والد مکرم ملک برکت علی حافظ آباد جماعت کے امیر تھے۔ آپ کے بڑے بھائی 'مکرم افضل ملک واہ کینٹ جماعت کے امیر تھے اور چھوٹے بھائی مکرم میجر محمود ملک یوکے میں افسر حفاظتِ خاص کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحوم نے بیوہ مکرمہ امۃ الرحمٰن ملک کے علاوہ دو بیٹے مکرم موسیٰ ملک اور مکرم فضل عمر ملک (میری لینڈ)، 5 بیٹیاں، مکرمہ قدسیہ امجد (ورجینیا)، مکرمہ سعدیہ سیٹھی (بیلجیم)، مکرمہ مریم عرفان (یوکے)، مکرمہ نادیہ احمد (کینٹکی)، مکرمہ ماریہ سعید (سویڈن) اور اگلی نسل سے 18 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز تمام لواحقین کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

سالانہ افطار ڈنر، لاس اینجلس جماعت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بروز ہفتہ یکم اپریل 2023ء کو، شعبہ پبلک افیئر جماعت احمدیہ، لاس اینجلس نے مسجد بیت الحمید، چینو کیلیفورنیا میں سالانہ افطار ڈنر کا انعقاد کیا۔ اس بین المذاہب تقریب میں اس علاقہ سے 79 مہمانوں اور 600 سے زائد احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ جماعت کو اس تقریب میں کمیونٹی کے مختلف رہنماؤں کی میزبانی کا موقع ملا جن میں مقامی قانون نافذ کرنے والے، کمیونٹی ایڈووکیٹ اور شہر کے عہدیدار شامل تھے۔

مہمانوں کے استقبال کے بعد انہیں مسجد بیت الحمید کے طاہر ہال میں لے جایا گیا۔ مقامی پبلک افیئرز (Public Affairs) سیکرٹری مکرم فاتح قریشی نے اس پُر وقار تقریب کی میزبانی کے فرائض سر انجام دیئے۔ مکرم آصف عارف نے تلاوت قرآن کریم سے اس پروگرام کا آغاز کیا۔ صدر جماعت لاس اینجلس مکرم ناصر نور نے ریجن کی طرف سے استقبالیہ میں امن کی ضرورت پر مبنی کلمات کے ساتھ حاضرین کو خوش آمدید کہا۔

امام جماعت احمدیہ عالمگیر، حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
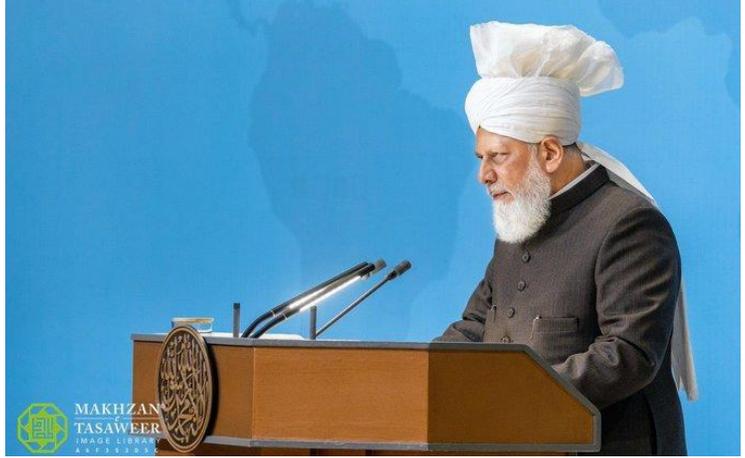
بعد ازاں ایک تعارف پیش کیا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے کچھ حصہ دکھایا گیا جس میں آپ نے تمام بنی نوع انسان کے حقوق بتائے اور سب کو انسانیت کی فلاح کے لیے ایک مقصد کے تحت متحد ہونے کے لیے نصائح فرمائی ہیں۔ آپ نے اس بات پر خصوصی زور دیا کہ انسانیت کا یہ تقاضا ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کی خدمت، بھلائی اور امن کے مشن کو جاری رکھنے کی ذمہ داری کو قبول کریں۔ حضورِ انور کے اس بصیرت افروز پیغام کے بعد درج ذیل مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا:

کیرن سپیگل، سابق میئر اور Riverside کاؤنٹی سپر وائزر نے مسلم کمیونٹی اور کاؤنٹی کی باہمی بنیادی یکجہتی پر بات کی۔

اسمبلی مین بل اسیلی (Assemblyman Bill (Bilal) Essayli) نے جو ریاستی مقننہ کے لیے منتخب ہونے والے پہلے مسلمان تھے مذہب اور امن کی آزادی پر گفتگو کی اور حضرت بلالؓ کی سیرت کا تذکرہ کیا جو اسلام کے سب سے پہلے مؤذن تھے۔

ہیلن ٹران، میئر سان برنارڈینو نے شہر اور کمیونٹی کو آگے بڑھانے کے لیے محبت، امن اور اتحاد کے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ آپ کے لیے افطار ڈنر میں شرکت کا پہلا موقع تھا۔

سیم ایٹونی، چیف ایگزیکٹو آفیسر کورونا ریجنل میڈیکل سینٹر اور کورونا چیمبر بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سابق ممبر نے احمدیہ مسلم کمیونٹیز کی انسانیت کے لیے انتھک خدمات کے بارے میں بات کی۔

راجی راب، امریکی سینیٹ کے ڈیموکریٹک امیدوار اور امن کے حامی نے خطاب کیا۔

ٹونی دادا ریو، میئر آف کورونا نے افطار ڈنرز میں شرکت اور لوگوں سے باہمی میل جول کی وجہ سے اسلامی ثقافت اور روایات کو سیکھنے کے بارے میں اپنے تجربات کا اظہار کیا۔ آپ نے دیگر روایات کے ساتھ اسلام میں رائج وضو کے خوبصورت عمل کے بارے میں اپنی دلچسپی کو واضح کیا۔

بعد ازاں ممبر اسمبلی فریڈی روڈریگز کے دفتر کی طرف سے احمدیہ مسلم کمیونٹی کو Recognition پیش کیا گیا۔

آخر میں کیون مینسن، ڈپٹی چیف آف پولیس نے احمدیہ مسلم جماعت کی کمیونٹی کی خدمت کے عزم کو سراہا۔

ریجنل مربی سلسلہ، مکرم محمود کوثر نے اس تقریب سے اختتامی خطاب میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی مخلوق سے محبت کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کے بھوک کے درد کو محسوس کرنے اور بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور اس کے اظہار کے نتیجے میں اپنے ایمان افروز تجربات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ

در دنیکی اور ایک پاک تبدیلی کو فروغ دیتا ہے۔ مکرم مربی صاحب نے اسلام کے دوسرے خلیفۂ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مثال دی، جنہوں نے نہ صرف اپنی برادری کی بہتری کے لیے قانون سازی فرمائی بلکہ وہ ان قوانین کے نفاذ کو پرکھنے کے لیے بنفسِ نفیس عوام کی خبر گیری کے لیے گشت پر جاتے۔ اس سے بنی نوع انسان کی خدمت کے گہرے عزم اور ان کی عاجزی کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

مغرب کی آذان ہونے پر افرادِ جماعت نے کھجور اور پانی سے روزہ افطار کیا جس میں مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ نمازِ مغرب کے بعد ڈِنر (عشائیہ) پیش کیا گیا۔ تمام حاضرین نے مل کر لذیذ کھانے سے لطف اٹھایا جس سے باہمی یکجہتی اور بھائی چارہ کو فروغ ملا۔

اردو ترجمہ از رپورٹ انگریزی، ارمغان جتالہ، (لاس اینجلس جماعت کیلیفورنیا)

مکرم آصف عارف، تلاوت قرآن کریم و ترجمہ

مکرم ناصر نور، صدر جماعت لاس اینجلس

مکرم فتح قریشی، پبلک افیئرز سیکرٹری

Bill (Bilal) Essay Li

Helen Tran Mayor of San Bernardino

Deputy Chief of Police Kevin Menson

مکرم محمود کوثر، ریجنل مربی ساؤتھ ویسٹ

حاضرین کرام افطار ڈنر

حاضرین کرام افطار ڈنر

مغلئی چکن

اجزا:

مرغی کا گوشت: ایک کلو

بادام: آدھا کپ (بھگو کر چھیل لیں)

مکھن: آدھا کپ (پگھلا ہوُا)

ادرک لہسن کا پیسٹ: دو کھانے کے چمچ

ڈیری کریم: ایک کپ

کالی مرچ: ایک کھانے کا چمچ

نمک: آدھا کھانے کا چمچ

گرم مسالہ پسا ہوُا: ایک چائے کا چمچ

ہری مرچ: دو درمیانی سائز کی

ہرا دھنیا: آدھی گٹھی

ترکیب:

ایک دیگچی میں مکھن میں گوشت کو اچھی طرح بھون لیں۔ پھر اس میں پسا ہوُا ادرک اور لہسن ڈال کر مزید بھونیں۔ اس کے بعد بادام اس میں شامل کر دیں اور بھونتے رہیں۔ جب اچھی طرح بُھن جائے تو نمک، کالی مرچ اور گرم مسالہ ڈال کر اچھی طرح ملا لیں۔ سب سے آخر میں کریم ڈال کر چولہا بند کر دیں اور ہری مرچ اور ہرا دھنیا ڈال کر گرما گرم روٹی یا نان کے ساتھ پیش کریں۔

(آنسہ محمود بقاپوری)

دُعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ مئی 2014ء میں درج ذیل دعائیں کرنے تلقین فرمائی:

سورۃ الفاتحہ اور درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (سورۃ آل عمران:9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (سورۃ البقرہ:251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اے میرے ربّ ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (سورۃ آل عمران:148)

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔ کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 426 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّالخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءالحق
- ☐ نورُالقرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفۂ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الھُدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفۂ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۂ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفۂ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الھُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو برمباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2023ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری			
یکم جنوری۔اتوار	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
7-8 جنوری، ہفتہ، اتوار	لوکل معاون تنظیمیں، ریویو2022ء، منصوبے 2023ء	لوکل، تنظیمیں	جماعت
8 جنوری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
8 جنوری، اتوار	جماعت کے مالی نظام کا ایک جائزہ، 3 بجے شام EDT	شعبہ مال	ویبینار(Webinar)
10-20 جنوری منگل تا جمعہ	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
13-15 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	ذیلی تنظیمیں / نیشنل مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الاکرام ڈیلس
14 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
21 جنوری، ہفتہ	9واں قرآن اور سائنس سمپوزیم، امریکہ	AAMS	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22 جنوری، اتوار	جلسہ سیرۃ النبی ﷺ	ریجنل	جماعت
28 جنوری، ہفتہ	وقفِ نَو کیریئر ایکسپو (Career Expo)	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / زوم میٹنگ
29 جنوری، اتوار	پبلک افیئرز سیمینار	شعبہ امور خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
فروری			
1-10 فروری، بدھ تا جمعہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
4-5 فروری، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11-12 فروری، ہفتہ، اتوار	پریذیڈنٹس ریفریشر کورس	دفتر نیشنل جماعت جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 فروری، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19 فروری، جمعہ تا اتوار	مسرور انٹر نیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ	شعبہ کھیل	نیویارک
18 فروری، ہفتہ	جامعہ میں داخلہ کی تحریک اور حوصلہ افزائی	شعبہ وقفِ نَو	ورچوئل
20 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، ہفتہ	نیشنل لجنہ تبلیغ، میڈیا، پبلک افیئرز ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	زوم میٹنگ
26 فروری، اتوار	یوم مصلح موعود	لوکل	جماعت
مارچ			
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	مجلس اطفال الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع	تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل
10-12 جمعہ تا اتوار	دوسرا ریفریشر کورس دارالقضاء امریکہ	شعبہ دارالقضاء	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
10-20 مارچ، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
11 مارچ، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
11مارچ،ہفتہ	رشتہ ناتا پروگرام، ملاقات و تعارف	شعبہ رشتہ ناتا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12مارچ، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19مارچ، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ(Mentoring) کانفرنس	تنظیم لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
18مارچ، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
18مارچ، ہفتہ	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	جماعت
19مارچ، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
23مارچ تا 20 / اپریل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
26مارچ، اتوار	یومِ مسیح موعود	لوکل	جماعت
اپریل			
1-10 / اپریل، ہفتہ تا پیر	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
1-2 / اپریل، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 / اپریل، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
21 اپریل	عید الفطر	لوکل	جماعت
28-30 اپریل، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	دفتر جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی			
6-7 مئی، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و ذیلی تنظیمیں	جماعت
6 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ایسٹ کوسٹ ریجنز
13 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
13-14 مئی، ہفتہ تا اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل، ریجنل
14 مئی، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18-21 مئی، جمعرات تا اتوار	دورہ جامعہ کینیڈا، والدین اطفال و خدام	شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / کینیڈا
19-21 مئی، جمعہ تا اتوار	ریجنل اجتماعات اطفال و خدام	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل / ریجنل
20 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
20-21 مئی، ہفتہ، اتوار	مجلس انصار اللہ فیملی ڈے	مجلس انصار اللہ	لوکل
28 مئی، اتوار	یومِ خلافت	لوکل	جماعت
29 مئی، پیر	میموریل ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون			
1-10 جون، جمعرات تا ہفتہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4 جون، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10 جون، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	نیشنل شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
11 جون، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-18 جون، ہفتہ، اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness) کیمپ	نیشنل شعبہ تربیت	لوکل جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
18جون،اتوار	اپنی تاریخ جانیے،Know Your History	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
19-22جون،پیر تا جمعرات	وقفِ نَو نیشنل موسم گرما کا کیمپ	شعبہ وقفِ نَو	مسجد ساؤتھ ورجینیا
23-25جون،جمعہ تا اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ نیشنل اجتماع	تنظیم نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
24جون،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
28جون،بدھ	عید الاضحیٰ	لوکل	جماعت
30جون تا9جولائی،جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
جولائی			
1-2 جولائی،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4جولائی،منگل	یوم آزادی		وفاقی تعطیل
8-14جولائی،ہفتہ تا جمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
8-9 جولائی،ہفتہ،اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل،ریجنل
9 جولائی،اتوار	طاہر اکیڈیمی گریجوایشن	شعبہ تربیت	مقامی مساجد
9 جولائی،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
14-16 جولائی،جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	ہیرس برگ،پنسلوینیا
22-23 جولائی،ہفتہ،اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل،ریجنل
28-30 جولائی،جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ یوکے	یوکے	یوکے
29 جولائی،ہفتہ	نیشنل لجنہ ورچوئل مینٹرنگ(Mentoring)کانفرنس	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	ورچوئل
اگست			
1-10/اگست،منگل تا جمعرات	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
5-6/اگست،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
12-13/اگست،ہفتہ،اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	شعبہ تربیت	لوکل جماعت
13/اگست،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-22/اگست،جمعرات تا منگل	نیشنل تربیت کیمپ (بعمر15تا18سال)	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
19/اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
25-27/اگست،جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اجتماع	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
26/اگست،جمعہ تا اتوار	طاہر اکیڈیمی سالانہ کانفرنس	شعبہ تربیت	بالٹی مور مسجد
ستمبر			
2-3 ستمبر،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-4 ستمبر،ہفتہ تا پیر	لیبر ڈے ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
9-10 ستمبر،ہفتہ،اتوار	مجلس انصار اللہ فیملی ڈے	مجلس انصار اللہ	لوکل
10 ستمبر،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)،8بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
16 ستمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 ستمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
17 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 ستمبر، جمعہ تا اتوار	خدام الاحمدیہ مجلس شوریٰ	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
اکتوبر			
30 ستمبر تا یکم اکتوبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-10 اکتوبر، اتوار تا منگل	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
6-8 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	مجلس انصاراللہ شوریٰ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
7-8 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	اطفال ریلی	ریجنل مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجلس خدام الاحمدیہ
8 / اکتوبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
9 / اکتوبر، پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
14 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14 / اکتوبر، ہفتہ	سالانہ تربیتی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
21-22 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	نیشنل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
27-29 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اماءاللہ مجلس شوریٰ	لجنہ اماءاللہ	اٹلانٹا، جارجیا
نومبر			
3-13 نومبر، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
4-5 نومبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ایسٹ کوسٹ ریجنز
12 نومبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18 نومبر، ہفتہ	نیشنل سالانہ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
18 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
23-26 نومبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِوِنگ (Thanksgiving)		وفاقی تعطیل
دسمبر			
1-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
2۔3 دسمبر، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضل عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
9 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
9 دسمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
10 دسمبر، شام، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17 دسمبر، شام، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 دسمبر، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا
25 دسمبر، پیر	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل